بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.S.R.-3

جلد ۳۷　شمارہ ۳۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian 143516.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

۱۱ محرم ۱۴۰۹ ہجری　۲۵ ظہور ۱۳۶۷ ہش　۲۵ اگست ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ اگست (بذریعہ ...) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام درود دل سے امام ہمام کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

☆ جماعت احمدیہ بھارت کے لئے ضروری اعلان ہے کہ لندن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ مباہلے کے چیلنج اور اس کے بعد ظاہر ہونے والے روشن نشانوں کے تذکرہ کے لئے جماعتیں وقار کے ساتھ جلسے منعقد کریں۔ شکرانے کے دو نفل ادا کریں۔ نیز یہ نشانات صداقت احمدیت کے روشن ثبوت ہیں۔ بچوں کو بھی ان اجلاسات میں خاص طور پر شریک کیا جائے اور شیرینی تقسیم کی جائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ☆ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تا حال مصروف ہیں۔ مقامی طور پر جملہ احباب خیریت سے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

روح پرور مجلس علم و عرفان

منعقدہ ۱۵ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۶ ہش مطابق ۱۹۸۷ء بمقام محمود ہال لندن

مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

سوال: مسلمانوں پہ ہر جگہ جو تباہی آ رہی ہے خاص طور پر فلسطینی مسلمانوں پہ آپ کے خیال میں یہ خدائی عذاب ہے یا دنیاوی سیاست کا نتیجہ؟

(ایک غیر از جماعت بھائی کا سوال)

جواب: فرمایا اگر خدائی عذاب کی اصل حقیقت سمجھ آ جائے تو یہ سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ خدائی عذاب سے یہ مراد ہر گز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی جہنم میں جھونک دے بلکہ جو لوگ قرآن کریم کا عرفان رکھتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہر عذاب انسان کا اپنا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جہنم بھی انسانوں کی اپنی پیدا کردہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بار بار فرما چکا ہے کہ میں ظالم نہیں ہوں تم جو سزا پاؤ گے اپنے اعمال کی بنا پر پاؤ گے اور جو جہنم تمہارا اپنا تیار کردہ ہوگا اس بنیادی فلسفہ کی روشنی میں عذاب کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ یعنی جو انسان کبھی مصیبت میں پڑتا ہے وہ خود اپنے آپ کو جہنم میں جھونکتا ہے اور اپنے کئے کا پھل پا رہا ہوتا ہے۔ لیکن ابتلاء کا مضمون عذاب کے مضمون سے علیحدہ ہے۔ اور اس کا تعلق انبیاء کرام سے ہوتا ہے ابتلاء کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش آتی ہے جس میں سچے پورے اترتے ہیں اور جھوٹے پیچھے رہ جاتے ہیں لہٰذا عذاب اور ابتلاء دو الگ الگ مضمون ہیں ان دونوں کو ہر گز اکٹھا نہ کریں۔ فرمایا حقیقت یہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح تعلیم آ جاتی ہے اور اس تعلیم کو عمل کے سانچے میں ڈھال کر خدا کا ایک بندہ سنت میں تبدیل کر دے یعنی صرف تعلیم ہی نہ رہے بلکہ عمل کا بھی ایک کوڈ (CODE) تیار ہو جائے پھر اس پر نصیحتیں حکمتیں بیان ہو جائیں تو اس کے بعد جو بھی ان فیصلوں سے پیچھے ہٹے گا اور ان پر عمل چھوڑے گا اس کو لازماً سزا ملے گی۔ اور جس حد تک وہ روگردانی کرے گا اسی حد تک خود بخود اپنے لئے سزا تجویز کر رہا ہوگا۔ اگر آج مسلمان تکلیف میں ہیں تو اس کی وجہ لازمی یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی بنیادی تعلیم سے روگردانی کی ہے۔ اسلام کے بعض نہایت اہم احکام کو پس پشت ڈالا ہے۔ اسلامی تعلیم کو نیشنلزم کے ساتھ خلط ملط کیا ہے۔ اگر وہ صالح بنتے اور اسلام کی بنیادی تعلیم پر قائم رہتے تو یہ ممکن نہیں تھا کہ یہ عذاب جس میں آج مبتلا ہیں ان پر دیا جاتا کیونکہ صالح لوگوں کے متعلق تو قرآن کریم کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ تھوڑے بھی ہوں گے تو اکثریت پر غالب آئیں گے قرآن کریم میں کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہوا کہ اکثریت صالحین کی ہو تو تھوڑے بدمعاش ان پر غالب آ جائیں گے۔ کیونکہ صالحیت اتنی عظیم الشان طاقت پیدا کر دیتی ہے کہ تھوڑے بھی اکثریت پر بھاری ہوتے ہیں۔ لیکن فلسطین میں کیا ہو رہا ہے۔ مٹھی بھر یہود کروڑوں مسلمانوں پر غالب آ گئے ہیں اور دن بدن ان کا غلبہ شدید اور ہولناک ہوتا جا رہا ہے۔ اس قدر مظالم ان پر کھلم کھلا ہو رہے ہیں بھوک اور پیاس کے مارے ہوئے انسانوں پر بے دھڑک بمباری کی جا رہی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس گھناؤنے فعل کے خلاف انگلی تک نہیں اٹھاتی۔ عیسائی حکومتیں تو خیر ہیں ہی اسلام کے خلاف خود مسلمان بھی خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت نے اس ظلم کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں؟ عملی طور پر مدد کرنی تو کجا کسی نے زبان بھی نہیں ہلائی اور پھر یہ کہنا کہ یہ خدائی عذاب ہے اور ہم مظلوم ہیں ہم مارے جا رہے ہیں یہ سخت ظلم ہوگا اس صورت حال کی اصل وجہ یہ ہے کہ مسلمان اندر سے بالکل کھوکھلے ہو چکے ہیں ان میں اسلام قطعاً باقی نہیں رہ گیا اگر ان میں اسلام باقی ہوتا تو یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ تھوڑے سے بے دین لوگ زیادہ سچے اور دیندار لوگوں کو رسوا اور برباد کر کے رکھ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب پہلی دفعہ جہاد کی اجازت ملی تو خدا نے اپنے اوپر فرض کر لیا تھا کہ جہاد کی کمزوروں کو اجازت دے رہا ہوں لیکن اس وعدے کے ساتھ کہ کمزور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ تمہیں غالب کر کے دکھائے گا۔ پس جہاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ مشروط ہو کر اس کا جزو بن گیا۔ فرمایا۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ

یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ

(الحج ۲۲: ۱۰)

(باقی صفحہ پر دیکھیے)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۸۸ء

صداقتِ احمدیت کا نہایت ایمان افروز نشان

صدرِ پاکستان اپنے لاؤ لشکر سمیت ہلاک ہو گئے

اللہ تعالیٰ کے حضور شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو کر ہماری آنکھیں سجدہ ریز ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چیلنج مباہلہ پر ٹھیک دو ماہ سات روز کا عرصہ گزرنے پر دورِ حاضر کا سب سے بڑا اور علمبردار مکذب احمدیت صدر پاکستان ضیاء الحق فرعون کی طرح اپنے لاؤ لشکر سمیت ہلاک ہو گیا۔ اس کی نعش کے ٹکڑے سطح زمین پر بکھر گئے اسے دہکتی ہوئی آگ نے جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے مصنوعی دانت ملے جنہیں تابوت کی شکل دی گئی اور اس طرح اس کی نعش کی شناخت ہوئی۔ بڑے اعزاز کے ساتھ اس کے ٹکڑوں اور راکھ کو دفن کیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر جو فرعون سمندر میں ہلاک ہوا تھا اس کی نعش کی بھی بڑی عزت کی گئی تھی یہاں تک کہ اس کی نعش اب تک محفوظ چلی آ رہی ہے۔ یہ دونوں فرعون ماہ محرم کے پہلے عشرہ میں ہلاک ہوئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام کیا ہی شاندار تھا۔ کمثل زمن موسیٰ (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء) کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہو گا۔ یہ الہام الٰہی حرف بحرف پورا ہو گیا۔

ہمیں کسی کی ہلاکت سے خوشی نہیں ہوتی بلکہ دکھ ہوتا ہے کہ کاش ضیاء الحق صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصیحت سے فائدہ اٹھاتے تو وہ اس بھیانک انجام کو نہ پہنچتے لیکن اس نصیحت کے بعد انہوں نے پاکستان کے احمدیوں پر اور ظلم توڑے جن کے نتیجہ میں وہ احمدیت کی صداقت کا عظیم الشان نشان ثابت ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پس منظر: اپریل ۱۹۸۴ء میں اپنے دورِ اقتدار میں آرڈیننس نمبر ۲۰ کو جاری کر کے ضیاء الحق صاحب نے جماعت احمدیہ کے تمام انسانی حقوق چھین لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملک سے مجبوراً باہر جانا پڑا۔ پاکستان کے احمدیوں پر دردناک مصائب کا لامتناہی سلسلہ چل پڑا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے مقدس امام کی ہدایت پر صبر و تحمل کے ساتھ جماعت چار سال سے زیادہ عرصہ تک یہ مظالم برداشت کرتی رہی۔ تمام دنیا کے اخبارات میں ان مظالم کی تشہیر کی گئی۔ حقوق انسانی کے اداروں نے بھی ان ظالمانہ کاروائیوں کی پُر زور مذمت کی اور ملک کے اندر بھی بعض غیر از جماعت معروف شخصیتوں نے ان کاروائیوں کو ظالمانہ قرار دیا مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ بالآخر صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ اس چیلنج مباہلہ کو غیر از جماعت اخبارات نے بھی بہت اہمیت دی بعض اخبارات کے اقتباسات اختصاراً درج ذیل ہیں:

۱۔ روزنامہ ملت لندن ۹-۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء میں جلی سرخی اس طرح لگی ہے۔

"مرزا طاہر احمد نے جنرل ضیاء شریعت کورٹ کے ججوں اور تمام علماء کو مباہلہ کا چیلنج کر دیا۔ یہ مباہلہ تحریری ہو گا۔ ایک سال کے اندر دنیا دیکھ لیگی کہ سچا کون ہے"

۲۔ روزنامہ "آزاد چیلنج" دیدیری ۲۲ جون ۱۹۸۸ء کا عنوان جلی حروف میں ملاحظہ ہو:

"مباہلہ کا چیلنج ہماری طرف سے آخری چیلنج ہے" – مرزا طاہر احمد۔

"اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی حمایت میں عظیم الشان کام دکھلانے والا ہے"۔

۳۔ روزنامہ جنگ لاہور ۱۰ جون ۱۹۸۸ء رقمطراز ہے "مرزا طاہر احمد کی دعوت مباہلہ ربوہ (نامہ نگار) لندن سے موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب نے صدر ضیاء الحق سمیت جماعت کے تمام مخالفین کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان سے مباہلہ کریں"

۴۔ روزنامہ "تعمیر" راولپنڈی ۲۲-۲۳ جولائی رقمطراز ہے کہ (حضور انور نے فرمایا ناقل)

"اسلم قریشی کی بازیابی جماعت احمدیہ کی سچائی کا ایک حیرت انگیز نشان ہے انہوں نے کہا کہ ابھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے کئی نشان اور ظاہر ہونگے۔ جو جماعت احمدیہ کے دشمنوں کو ہلا کر رکھ دیں گے"۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تکذیب احمدیت کا سب سے بڑا علمبردار ضیاء الحق صاحب کو قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو سو سال سے تکذیب کی جا رہی ہے اور یہی صدی کے اختتام پر مکذبین کا شور و غوغا بہت بلند ہو گیا ہے اسلئے اسوقت اس تکذیب کا جواب مباہلہ کے چیلنج کے ذریعہ دینا مناسب ہو گا......

بدقسمتی سے پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کا جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ اور پاکستان کے **بدنصیب سربراہ** (جنرل ضیاء الحق ناقل) جو پہلے ڈکٹیٹر کے طور پر ظاہر ہوئے پھر اس کے بعد صدر کا چولا پہنا۔ پھر واپس آمریت کیطرف رُخ کیا۔۔۔۔۔ (وہ) اپنے عرصۂ حیات کو لمبا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے سب سے بڑے علمبردار ہیں"۔ (ہفت روزہ بدر قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۸۸ء)

ایک دوسرے مقام پر حضور فرماتے ہیں۔ "جہاں تک صدر پاکستان کا تعلق ہے ۔۔۔۔۔ ہم انتظار کرتے ہیں دیکھیں خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرے۔ لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں چونکہ وہ تمام آئمۃ المکفرین کے امام ہیں اور تمام اذیت دینے والوں میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس ایک شخص پر عائد ہوتی ہے ۔۔۔۔ ایسے شخص کا زبان سے چیلنج قبول نہ کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا۔ اس کا اپنے ظلم و ستم میں جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے اس لئے اس پہلو سے بھی اب وقت بتائیگا کہ انکو خدا تعالیٰ کے مقابلے کی کس حد تک جرأت ہے اور انصاف کا خون کرنے کی کس حد تک جرأت ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۸۸ء مطبوعہ ہفت روزہ بدر قادیان ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء) (باقی صفحہ ...)

یہ حیرت ہے کہ کلمہ پڑھ کے کلمے کو مٹاتے ہو

مٹانا کلمۂ طیبہ ہے یکسر کارِ شیطانی — کہ اس سے ہو گئی تعطیلِ دعوئ مسلمانی
اسی کلمے میں ہے اقرار توحید و رسالت کا — اسے تم مان کر کرتے ہو پھر کیوں من مانی
کلیدِ قفلِ بابِ خلد ہے یہ کلمۂ طیبہ — اسے گم کر کے تم پاؤ گے عقبیٰ میں پریشانی
فضائل کلمۂ طیبہ کی ہے تحدید ناممکن — وسیلے ہوں حاصل اس کے انعاماتِ ربانی
یہی کلمہ جدا کرتا ہے راہیں حق و باطل کی — علیحدہ ہوتی ہے اس سے حدِ کفر و مسلمانی
اسی تہلیل کے نعروں سے بتخانے لرزتے ہیں — فضا میں ہوتی ہے تحلیل اس سے حزن شیطانی
بلالِ باصفا حضرت صہیبؓ کلمے کے — دمکتی نور کلمہ پاک سے تھی جن کی پیشانی
ہدفِ طیشِ امیہ کا بنے تھے کلمہ پڑھنے پر — ہزاروں دکھ سہے اس راہ میں با خندہ پیشانی
ستم ڈھاتے تھے سردارانِ مکہ کلمہ گویوں پر — ہوئی ان پر تشدد جور بے جا کی تھی ارزانی
نہ آئی کوئی لغزش ان کے پائے استقامت میں — ہوئے حیراں اس کو دیکھ کے بیداد کے بانی
ہبل کے نام لیوا آئے تھے کلمہ مٹانے کو — تھی ان کے پاس سامانِ حرب کی بہت فراوانی
ہبل کی جے اُدھر تھی اور ادھر تہلیل و تکبیریں — اُدھر تھی فوجِ باطل اور ادھر مردانِ ربانی
مقامِ بدر میں دیکھا زمانے نے تماشہ نظارہ — مٹانے والے کلمہ مٹ گئے با صد پریشانی
متاعِ زندگی اپنی لٹا دی آنِ کلمہ پہ — حسین ابن علیؓ وہ شہسوار راہِ قربانی
یہ حیرت ہے کہ کلمہ پڑھ کے کلمے کو مٹاتے ہو — بتاؤ مسیح کہلایہ بھی ہوئی کارِ مسلمانی
ہے مومن کو ستانا کلمے کا جو بول بالا ہو — فخر کرتا ہے اس کا بالیقیں ننگِ مسلمانی

خدارا باز آؤ اپنی ان حرکات بے جا سے
"چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

(طالبِ دعا:- سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ)

خطبہ جمعہ

تم بِرّ اور تقویٰ پر تعاون کرو اثم اور عدوان پر تعاون نہ کرو یہ قوموں کی زندگی کا راز ہے

وہ قومیں جن کے عوام اس اصول کو اپنا لیتے ہیں کہ جب بھلائی نیکی کی آواز دی جائیگی تو ہم دوڑتے ہوئے آگے بڑھیں گے جب بدی کی طرف بلایا جائیگا تو ہم اپنے قدم روک لیں گے ایسی قوموں کو دنیا میں کوئی تباہ نہیں کر سکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ وفا (جولائی) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب خادمی معرفت ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ الاحزاب کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ (33: 67، 68، 69)

ان کا ترجمہ یہ ہے کہ:

جس دن اُن کے بڑے بڑے آدمیوں کو آگ پر اُلٹا پلٹایا جائے گا اور وہ کہیں گے کہ اے کاش! ہم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کر لیتے اور عام لوگ یہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی۔ پھر انہوں نے ہم کو اصل راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب! اُن کو دوہرا عذاب دے اور اُن کو اپنے رحم سے دور کر دے۔"

مَیں نے جب سے مباہلے کا چیلنج دیا ہے۔ دل میں بار بار یہ خیال اور یہ فکر پیدا ہوئی کہ پاکستان کے بہت سے عوام ایسے ہیں جو بالکل بے خبر ہیں اور اندھا دھند اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے بڑوں کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اُن کو براہِ راست کچھ بھی علم نہیں کہ یہ دعویدار یعنی بانیٔ سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے تھے کہ جھوٹے تھے۔ اُن کا کیا حال تھا۔ اور آنکھیں بند کر کے اپنے بڑوں کے پیچھے لگ کر اپنے لئے خدا کی ناراضگی کو دعوت دے رہے ہیں۔

بعض لوگوں نے مجھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ جتنے بڑے ہیں جو ملوث تھے، جن میں حکومت پاکستان کی نیشنل اسمبلی بلکہ وہ پہلی نیشنل اسمبلی جو بھٹو صاحب کے زمانے میں تھی، جس نے اس سلسلے کا آغاز کیا ہے۔ اُن سب کو مباہلے میں شامل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قوم اور ملک کے یہ وہ نمائندے ہیں جنہوں نے تکذیب میں بڑی جرأت کی ہے۔

اُس وقت بھی جب ایسا ذکر ہوا یا مجھے خود اس کا خیال آیا تو مَیں عمداً اس بات سے باز رہا۔ چنانچہ نہ خطبات میں نہ بعد میں جو مباہلے کا چیلنج شائع کیا گیا ہے۔ اُس میں اِن لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ واقعتاً یہ قوم کے نمائندے تھے۔ کم سے کم 1974ء کی اسمبلی کے نمائندے تو بہرحال قوم کے نمائندے تھے۔ بعد کی اسمبلی کے نمائندے ہوں یا نہ ہوں۔ اس سے بحث نہیں۔ لیکن وہ اسمبلی جس نے

تکذیب کی بنیاد ڈالی ہے

جس نے ملک کے قانون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کو داخل کیا ہے۔ وہ بہرحال نمائندہ تھے۔ اور اگر نمائندوں کو شامل کر لیا جائے اور وہ اپنی نادانی اور جہالت میں اسے قبول کر لیں تو ساری قوم خدا کے عذاب کی چکی میں پیسی جاتی ہے۔ یہ وہ فکر تھا جس کی وجہ سے مَیں نے عمداً اِن کو مخاطب نہیں کیا اور بات محض اُن علماء تک رکھی جو اپنے زعم میں قوم کے نمائندے ہیں لیکن اُن کے پیچھے چلنے والا ٹولہ چھوٹا سے چھوٹا ہے۔ اور ملک میں جب بھی انتخابات ہوتے ہیں اُن کی یہ نمائندگی ننگی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سینکڑوں نمائندوں میں سے بمشکل

گنتی کے چند مولوی ہیں

جن کو چنا جاتا ہے۔

تو اِس پہلو سے اگر وہ مباہلے کو قبول کریں تو خدا کے عذاب کا دائرہ محدود رہے گا۔ میرے پیش نظر یہ حکمت تھی۔ لیکن بہرحال جب مَیں نے اِس مسئلے پر مزید غور کیا تو بعض اور ایسے خوفناک پہلو سامنے آئے جن کی وجہ سے عوام الناس کے لئے میری فکرمندی

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے!"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: گلوب ربر مینو فیکچررز ۷/۲ راجندر اسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۳۷
فون: 27-0441
گرام: GLOB EXPORT

بڑھتی چلی گئی۔ مجھے یہ خیال آیا کہ جب بھی مصائب کی چکی چلتی ہے تو بیچارے عوام ہی پیسے جاتے ہیں۔ جب ملک میں فساد ہوتے ہیں تو عوام ہی کے گلے کٹتے ہیں۔ اُنہی کے گھر بموں کے دھماکوں سے اُڑتے ہیں۔ اُنہی پر چھُرے چلائے جاتے ہیں۔ محلّوں کے محلّے آگ کی نذر کر دیئے جاتے ہیں جہاں غریب بستے ہیں۔

تو یہ کیا وجہ ہے کہ غریب ہی پر قہر ٹوٹتا ہے۔ بندوں کا قہر ہو یا بظاہر خدا کا قہر ہو۔؟ خدا کے قہر کی پہچان تو خدا والوں ہی کو ہو سکتی ہے۔ لیکن دُنیا میں عرفِ عام میں بعض بلاؤں کو خدا کا قہر کہا جاتا ہے۔ اس لئے میں نے بظاہر کا لفظ استعمال کیا۔ بندوں کا قہر ہو یا بظاہر خدا کا قہر ہو غریب عوام ہی پر ٹوٹتا ہے۔ تو اُن کو کیسے اس مصیبت سے الگ کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا یہ غرباء پر ظلم اور زیادتی نہیں؟ اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے جب قرآنِ کریم کی بعض آیات پر نظر ڈالی تو اس مضمون کو قرآنِ کریم نے خوب کھول کر بار بار بیان فرمایا ہے۔ اور کوئی شبے کی بات باقی نہیں رہنے دی۔

قیامت کے دن اِن غرباء کا یہ عُذر قبول نہیں کیا گیا۔ ان عوام الناس کا یہ عُذر قبول نہیں کیا گیا۔ کہ ہم تو لاعلم اور نادان لوگ تھے ہم پیچھے چلنے والے تھے۔ ہمارے بڑوں نے یہ حرکتیں کیں ہمارے بزرگوں نے اِس طرف ڈالا ہمارا کیا قصور ہے؟ اور بعض آیات کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنا قصور تو تسلیم کیا لیکن یہ کہا کہ ان کو دوہرا عذاب دو۔ ہمیں اس کا بھی لطف آئے۔ کیونکہ یہ بدبخت جو ہمیں گمراہ کرنے والے ہیں یہ اس بات کے سزاوار ہیں کہ ان کو ہم سے دوگنا عذاب دیا جائے۔

.......لِکُلٍّ ضِعْفٌ.......

قرآنِ کریم کا یہ جواب ہے کہ جو عذاب میں مبتلا ہوتا ہے اُس کو پتہ چلتا ہے کہ عذاب کیا ہے۔ ہر شخص جو عذاب میں ڈالا جاتا ہے وہ اپنے عذاب کو دوگنا ہی سمجھتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اُن کو دوگنا (عذاب) نہیں دیا جائے گا۔ فرمایا ہر شخص جو عذاب میں مبتلا ہے، عذاب میں مبتلا ہونا ہی ایسی مصیبت کی بات ہے کہ پھر ذوقت نہیں کرتا۔ اور ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ مجھے دوگنا عذاب دیا جا رہا ہے۔

میں نے پھر سوچا کہ آخر یہ بیچارے غرباء کیوں پِس جاتے ہیں؟ تو مجھے اس کی حکمت یہ سمجھ آئی کہ قوم ایک بدن کی طرح ہوتی ہے۔ اور اگر بدن میں دماغ پھِر جائے اور ٹیڑھی سوچیں سوچنے لگے یا دل کج رو ہو جائیں اور شرارت پہ آمادہ ہوں۔ جب تک ہاتھ اور پاؤں اُن کا ساتھ نہ دیں۔ دماغ کی سوچ شرارت پیدا نہیں کر سکتی اور دل کی کجی کوئی شرارت پیدا نہیں کر سکتی۔ بالکل بے بس ہو جاتے ہیں۔ پس جہاں بھی کوئی شخص فالج زدہ ہو وہاں اُس کی سوچ خواہ نیک ہو یا بد ہو اُس کا کوئی اشارہ بھی اُس کے اعضاء میں ظاہر نہیں ہوتا۔

تو درحقیقت شرارت کی سوچ کافی نہیں ہے۔ شرارت کی سوچ کے لئے ایک بدن چاہیئے۔ اور بدنصیبی ہے کہ غرباء یہ بدن مہیا کرتے ہیں۔

عوام الناس اِن شریروں کے ہاتھ پاؤں بن جاتے ہیں

چنانچہ اب آپ جب اس مسئلے کو حل کرتے ہوئے اس پہلو سے نظر ڈالتے ہیں تو یہ عُقدہ کھلتا ہے کہ غریب کا گلا غریب کاٹ رہا ہوتا ہے۔ اُن پر گولیاں چلانے کے لئے امیروں کے محلے سے اُمراء نہیں آتے۔ وہ اُنہی گلیوں کے غریب ہیں جو اپنے چاقوؤں کو تیز کر رہے ہوتے ہیں۔ غریبوں کے محلے سے ہی وہ تیلیاں لے کر چلنے والے نکلتے ہیں جو گھروں کو پھونک دیتے ہیں۔ غریبوں کے محلّوں سے ہی وہ چھُرا گھونپنے والے نکلتے ہیں

اور بغیر کسی تمیز کے اندھا دھند جو اُن کے راستے میں آئے وہ اُسے مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس لئے راہنما کا قصور ضرور ہے۔ لیکن جب تک عوام گندے نہ ہو جائیں۔ جب تک عوام کے دل میلے نہ ہو جائیں اور اُن کی سوچیں ٹیڑھی نہ ہو جائیں اور بد اعمالی کے لئے تیار اور مستعد نہ ہوں۔ اُس وقت تک قوم کا کوئی سردار اُنہیں بد راہ پر ڈال نہیں سکتا۔ چنانچہ قرآنِ کریم نے اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۔

کہ تم بِرّ اور تقویٰ پر تعاون کرو۔ اِثم اور عُدوان پہ تعاون نہ کرو۔

یہ قوموں کی زندگی کا راز ہے۔

وہ قومیں جن کے عوام اس اصول کو اپنا لیتے ہیں کہ جب ہمیں نیکی کی آواز دی جائے گی تو ہم دوڑتے ہوئے آگے آئیں گے جب بدی کی طرف بلایا جائے گا تو ہم اپنے قدم روک لیں گے۔ اُن قوموں کو دُنیا میں کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور اُن کے معاشرے میں یہ بھیانک واقعات رونما نہیں ہوتے۔ جن کے نتیجے ہم آج پاکستان میں دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کو بُھلانے کے نتیجے میں عوام سزاوار بنتے ہیں تو خدا سزا دیتا ہے۔ اور یہ محض ایک رومانی اور جذباتی بات ہے کہ جب

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر (اقبال)

غریب مارا جاتا ہے۔ مارا تو جاتا ہے مگر غریب کے ہاتھوں مارا جاتا ہے اور جس آیت کا مضمون میں نے ابھی آپ کے سامنے پیش کیا ہے اُس کے بالکل برعکس صورت پیدا ہو جاتی ہے..... تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى قوم سے اُٹھ جاتا ہے..... وَلَا تَعَاوَنُوْا کا "لا" اُٹھ جاتا ہے "تعاونوا علی الاثم والعدوان" باقی رہ جاتا ہے چنانچہ یہ منظر آپ کے سامنے ہے قوم کو نمازوں کی طرف بلاتے ہوئے۔ خواہ دل سے کہا گیا یا زبان سے کہا گیا۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی تسلیم ہے کہ قوم "بدی، اثم اور عدوان میں" مسلسل آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ مولوی کی طاقت کا راز اس بات میں ہے کہ وہ قوم کو بدی کی طرف بلائے جس وقت مولوی قوم کو بدی کی طرف بلانا چھوڑ دیتا ہے اُس کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر مولوی گھروں کو جلانے کی تعلیم دیتا ہے تو لوگ جوق در جوق اُس کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ جب مولوی یہ تعلیم دیتا ہے کہ

فلاں شیعہ کا گلا کاٹو

فلاں سُنّی کا گلا کاٹو۔ فلاں وہابی کا گلا کاٹو۔ فلاں احمدی کا گھر جلاؤ۔ تو سارے سُننے والے لبیک لبیک کہتے ہوئے مولوی کی آواز پہ دوڑتے ہیں۔ اور اگر مولوی کہے کہ نماز پڑھو۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ رشوت لینی اور دینی چھوڑ دو۔ عیاشی کے اڈوں پر نہ جاؤ۔ نمازوں کے لئے مسجدوں میں حاضر ہوا کرو۔

اُس کی آواز کوئی نہیں سُنتا۔

سارے پاکستان کا مُلّا ایک فیصل آباد ہی میں اکٹھا ہو جائے۔ تو وہاں کے تاجروں کو دیانتداری نہیں سکھا سکتا۔ ایک محلے پر ساری قوم کے مُلّاں کی توجہ مرکوز ہو جائے وہاں سے رشوت نہیں نکال سکتا۔ تو قرآن کریم کا یہ کمال ہے۔ ایسی عظیم کتاب ہے کہ مرض کی ایسی کھلی کھلی تشخیص کرتی ہے کہ وہ مرض روزِ روشن کی طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے اور اس کا علاج بھی بیان ... تا ہے۔

پس یہ وہ آیت ہے جس کے مضمون کو اُلٹانے کے نتیجے میں یہ سارے فساد رونما ہوئے ہیں جو آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس قوم کو، جس کو قرآن کریم متنبہ کر رہا ہو، اس کو

کون بچا سکتا ہے ؟ کیونکہ کسی قوم کے خلاف اصل گواہی ، قرآن کریم کی گواہی ہوگی ۔ اور جب قرآن کریم گواہی کے لئے کھڑا ہو جائے کہ خدا کے اس کلام کی رُو سے ، جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا فلاں قوم مجرم بن چکی ہے تو پھر اس کو کوئی نہیں بچا سکتا ۔

اس لئے دُعا یہ کریں کہ کہ یہ عاد نہیں درست ہوں اور احمدیت اور اس قوم کی راہ میں ظلم کی جو دیواریں کھڑی کی گئی ہیں وہ منہدم ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مضمون پر سوچتے ہوئے میری توجہ ایک اور مضمون کی طرف مبذول ہوئی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ؟

واقعہ یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی فاسد سر اور فاسد دل کو الگ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو دراصل وہ بدن پر رحم فرماتا ہے ۔ جب کبھی اپنے ہاتھ میں سرداری کے اختیارات لے لیتا ہے اور براہِ راست کسی قوم کے لئے مصلح مقرر فرماتا ہے تو دراصل یہ اعلان ہوتا ہے کہ تمہارا سر سوچنے کے قابل نہیں رہا ۔ تمہارا دل صالح خون پیدا کرنے کے لئے اور تمہاری رگوں میں دوڑانے کے قابل نہیں رہا ۔ اس لئے میں نے تمہارا سر اور دل بدل دیئے ہیں ۔ اب جو سر میں مقرر کرتا ہوں ۔ جو دل میں تمہیں بخشتا ہوں اُس کے پیچھے چلو ۔ جب بدن اس کا انکار کرتا ہے پُرانے سر اور پُرانے دل کے ساتھ چمٹا رہ جاتا ہے ۔ پُرانی لیڈر شپ پھر ایسے بدن کی ہلاکت کا موجب بنتی ہے ۔ جب نئی سرداری عطا کی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس پر رحم کیا جاتا ہے ۔ جب بھی خدا تعالیٰ نئے مصلح قوموں کی طرف بھیجا کرتا ہے ۔ تو اس کا فلسفہ یہ ہے کہ عوام الناس پر رحم کیا گیا ہے ۔ اُن کی حالتِ زار پر رحم کیا گیا ہے ۔ اُن کو نئے سر عطا کئے گئے ۔

لیکن اگر بدن نئے سر کا انکار کر دے اور بیمار اور فاسد سر کے ساتھ چمٹا رہنا قبول کرلے یا بضد ہو جائے کہ اس سے رابطہ نہیں توڑا جائیگا ۔ تو پھر خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں ۔ خدا تعالیٰ نے تو قوم کی اصلاح کے لئے سامان پیدا فرما دیا ۔

پس ضروری ہے کہ اس فاسد دیوار کو توڑا جائے

جو جماعت احمدیہ اور مسلمانوں کے درمیان کھڑی کر دی گئی ہے ۔ جب تک جماعت احمدیہ کی روحانی لیڈر شپ یہ تمام قبول نہیں کرتی اس کے دن نہیں پھریں گے ۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف اتنا جھوٹ بولا گیا ہے کہ ان کو پہچان ہی نہیں رہی ۔ یہ سگی ماں کو سوتیلی ماں بنائے ہوئے ہیں ۔ اور سوتیلی ماں کو سگی ماں بنائے ہوئے ہیں ۔ اور نہیں جانتے کہ ان کے فتنے کی علامتیں ظاہر ہیں ۔ روشن ہیں اور ان کو اسلام سے کوئی ہمدردی نہیں ۔ جماعتِ احمدیہ کا سارا نظام ان کی آنکھوں کے سامنے ہے اور ممتاز ہے ۔ کسی اور نظام کو اس نظام سے مشابہت نہیں اور پھر بھی نہ دیکھنے والے نہیں دیکھتے ۔

اب اسلام کے نام پر دُنیا میں جو فساد مچائے جا رہے ہیں اگر اسلام سے سچی ہمدردی ہو تو جہاں اسلام کی روح پر حملہ ہو رہا ہے وہاں یہ لوگ مستعد ہو کر اُس کے مقابلے کے لئے آگے نکلیں ۔ جہاں اسلامی تعلیم پر حملہ ہو رہا ہو اور اسلامی اعمال پر حملہ ہو رہا ہو وہاں اُن کے دفاع کے لئے یہ لوگ آگے نکلیں ۔ لیکن اِن کے ہاں ایسا کوئی نظام قائم ہی نہیں ہے ۔

مثلاً جس طرح آپ جماعت احمدیہ میں دیکھتے ہیں کہ اگر کبھی دُور دراز ملک میں کوئی احمدی بے ہودہ حرکت کرتا ہے تو وہاں سے مرکز تک فوراً آواز پہنچتی ہے کہ فلاں آدمی کو ہم نے شراب میں دُھت دیکھا ہے ۔ اور اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے ۔

اور مرکز فوراً حرکت میں آجاتا ہے

اور تحقیقات شروع ہوتی ہے ۔ اُس کی اصلاح کی کاروائیاں کی جاتی ہیں ۔ کوئی عورت بے پردگی یا بے حیائی اختیار کر جائے ۔ یا برقعہ پہننی چھوڑ دے ۔ کبھی برقعہ پہننا چھوڑ دیا ۔ چادر پہنتی تھی تو چادر اُتار پھینکی ۔ اُس کی اولاد بے راہرو ہو گئی ۔ یہ تمام کی تمام باتیں فوراً ایک ایسے مرکز میں پہنچتی ہیں جو حساس ہے ۔ جیسے ان چیزوں سے تکلیف پہنچتی ہے ۔ ہمارے بدن اور صالح دماغ اور صالح دل کا یہ نظام ہوا کرتا ہے ۔ ایک دور کی اُنگلی کو بھی ایک کانٹا چبھے تو پہلے تکلیف دل اور دماغ میں محسوس ہوتی ہے ۔ پھر اصلاحی ذرائع کے لئے بدن کی قوتوں کو حرکت میں لایا جاتا ہے ۔ تو نہ وہاں کسی کو تکلیف پہنچتی ہے نہ قوتوں کو حرکت میں لایا جاتا ہے ۔ کلیتہً بے حسی ہے اسلام کی روح سے ۔ اور کبھی بھی اُس کی تکلیف محسوس نہیں کی جاتی ۔

جس اسمبلی نے جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا تھا ۔ وہی علماء جو اُس میں بیٹھے ہوئے تھے اور بڑے فخر کے ساتھ ساری اسمبلی کے ممبروں کو اپنے ساتھ شامل کیا ہوا تھا ، وہ جانتے تھے ۔ اور جو اُن میں سے زندہ ہیں وہ آج بھی جانتے ہیں کہ اُن میں دہریہ موجود تھے ۔ اسلام کا مذاق اُڑانے والے موجود تھے ۔ اُن کے متعلق خود اُنہوں نے یہ فتوے دیئے تھے کہ یہ بے دین اور کافر ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے موجود ہیں ۔ اُن میں سے ایسے تھے جن کے متعلق علماء کہتے تھے کہ اُنہوں نے قرآن کریم کی ہتک اور گستاخی کی ہے ۔ اور ایسے تھے جنہوں نے واقعتہً کی تھی ۔ اُن کو چھاتی سے لگا کر اُن کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر جماعت احمدیہ کو اسلام سے نکال کر باہر پھینکا گیا ۔

اگر اسلام کے لئے کوئی حس ہوتی تو یہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ کیسے ملتے ؟ جانتے ہوئے کہ اُن میں بھاری اکثریت وہ تھی جن کے متعلق آج کی صالحیت کی دعویدار حکومت کا فیصلہ یہ ہے کہ اُن میں قمار باز تھے ، جوئے کی کمائی پر پلنے والے تھے ، رشوت ستانی کرنے والے تھے ۔ غریبوں کا خون چوسنے والے تھے ۔ نمازوں سے بے بہرہ تھے ۔ اسلام سے غافل تھے ۔ اُن کے متعلق ہر قسم کی بدی کے متعلق وائٹ پیپر (WHITE PAPER.) شائع کر دیا گیا ۔ اسی حکومت کی طرف سے جو آج کل قائم ہے ۔ !

یہ وہ اسمبلی ہے جس کے فیصلے کو وہ فخریہ دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اس اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو اسلام سے باہر نکالا ہے ۔ میں اس بات کو پُرانے شکووں کی خاطر نہیں دُوہرا رہا بلکہ میں قوم کو سمجھانا چاہتا ہوں ۔ کیوں غور نہیں کرتے ۔

کیوں آنکھیں نہیں کھولتے ۔

کیا تم میں کوئی رجلِ رشید باقی نہیں رہا کہ اِن سادہ باتوں کو سمجھ سکے ؟ مُلّا کو اِسلام کی کوئی حس نہیں ہے ۔ اگر اسلام کی حس ہوتی تو اُس ملک میں نیندیں اُڑ جاتیں ، جہاں قتل و غارت ہو رہا ہے ۔ جہاں چوری اور ڈاکہ زنی روزمرہ کی عادت بن چکی ہے ۔ جہاں عزتوں کی کوئی حفاظت نہیں رہی ۔ جہاں یتیموں کے سر پر رکھنے والے ہاتھ کاٹے جا چکے ہیں ۔ جہاں بیوگان کا کوئی سہارا باقی نہیں رہا ۔ صرف باتیں ہیں ۔ اور دعوے ہیں اور جس کا بس چلتا ہے ، جس جائیداد پر ہاتھ ڈال سکتا ہے اُس پر ہاتھ ڈالتا ہے اور حرام کو شِیرِ مادر کی طرح حلال سمجھتے ہوئے استعمال کرتا ہے ۔ عدالتیں جھوٹ سے بھر گئی ہیں ۔ فیصلہ دینے والے ٹکٹیوں پر نظر رکھتے ہیں کہ اُن میں کیا بند ہے ۔

یہ واقعات ہیں یا نہیں ہیں ۔ مُلّاں کو خدا نے محافظ بنایا تھا اگر وہ واقعتہً دین کا نمائندہ ہے ۔ کہیں مُلّاں کے دل کو اس بات سے آگ لگی ہے ۔ کس مُلّاں کی رات کی نیندیں حرام ہوئی ہیں ۔ قطعاً کوئی پرواہ نہیں ۔ ہاں ! کہیں احمدی کلمہ نہ پڑھ جائے ! اس بات کے لئے جیتے اس بات کے لئے مرتے ہیں کہ کسی احمدی کے منہ سے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہ نکل جائے ۔

اِسلام کے اعمال کی حفاظت تو در کنار ۔ اِسلام کے عقائد کی حفاظت

کی بھی اِن کو کچھ پرواہ نہیں۔ ہندوستان پر ایک دور تھا، جبکہ یہاں کے سفید فام عیسائی۔ وہاں چوہڑوں، چماروں میں سے سیاہ رنگ کے عیسائی پیدا کر رہے تھے۔ اور پھر وہاں سے جو رَو چلی تو اونچی ہوتی ہوئی قوم کے بڑے بڑے علماء اور سید تک وہ، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جسمانی طور پر منسوب ہوتے تھے، وہ بھی عیسائی ہونے لگ گئے۔ لیکن بہرحال یہ درست ہے کہ بھاری اکثریت چوہڑوں، چماروں کی رہی اور وہ سفید آقا بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شدید گستاخیاں کرتے تھے اور بدزبانی کرتے تھے۔ اور یہ کالے عیسائی بھی اپنے آقاؤں سے بڑھ چڑھ کر بکواس کیا کرتے تھے۔ اور ان علماء کو کچھ ہوش نہیں تھی، یہ علماء لکھتے ہیں کہ۔

اگر میدان میں کوئی نکلا تو قادیان سے

وہ دردمند دل نکلا، وہ عاشق دل نکلا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں کلیۃً فدا ہو جانے کے لئے تیار اور مستعد رہا کرتا تھا۔ اُس نے چاروں طرف عیسائی دُنیا سے ٹکر لی۔ عظیم الشان معرکے کئے اور اُن سے حق و باطل میں مباہلے بھی ہوئے اور اُن مباہلوں کے وقت جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و تکریم کی خاطر کئے گئے تھے۔ مسلمان علماء عیسائیوں کے ساتھ ہو گئے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق کو چھوڑ دیا۔ آتھم کا وہ مباہلہ آج بھی معروف اور معلوم ہے۔ اُس مباہلے کی وجہ یہ تھی کہ وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔ اور اِس بناء پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کو چیلنج دیا تمام علماء عیسائیوں کے ہمنوا ہو گئے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو جھوٹا کرنے کی خاطر اس بات کو بھول گئے کہ مباہلہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور پاکیزگی پر تھا۔ اور اس بات کے اظہار کے طور پر تھا کہ خدا کو اس پاک وجودؐ کی بڑی غیرت ہے۔

پس آج بھی وہی حالت ہے۔
ایک طرف پاکستان میں احمدی پر کلمہ پڑھنے کے الزام میں مقدمے قائم کئے جاتے ہیں۔ گلیوں میں گھسیٹا جاتا ہے، مارا جاتا ہے۔ اُس کے کپڑے پھاڑ دیئے جاتے ہیں، عوام الناس کے سامنے جوتیاں تک ماری جاتی ہیں اور ہر قسم کے عذاب دیتے ہوئے جیلوں میں ٹھونسا جاتا ہے۔ اور مولوی نعرے لگاتے ہوئے گھر آتے ہیں

کہ ہم نے کلمہ پڑھنے والے کا منہ بند کر دیا۔

دوسری طرف وہی چوہڑے عیسائی، آج بھی پاکستان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات پر حملے کر رہے ہیں۔ یہاں تو لفظ "مسیح" آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ لیکن وہاں ہر اس کالے عیسائی کے نام کے ساتھ لفظ "مسیح" لکھا ہوا نظر آ جاتا ہے۔ کوئی برکت مسیح ہے کوئی فلاں مسیح ہے کوئی ایرا مسیح، کوئی غیرہ مسیح۔ اور ہر ایرا غیرہ کی طرف سے حکومت پاکستان میں جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی اور جو آج اسلام کی علمبردار بنی ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد پر حملے کئے جاتے ہیں اور تضحیک کی جاتی ہے۔ آپؐ کو جھوٹا اور کاذب ثابت کیا جاتا ہے۔ کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔

اور کسی مولوی کو کوئی غیرت نہیں آتی۔

"انصار اللہ" رسالہ میں ابھی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ذلیل کتاب کا جواب شائع ہوا ہے۔ بڑا ہی عمدہ اور بڑا ہی مؤثر۔ اور کسی مولوی کو ہوش نہیں۔ اُن کی دلآزاری اس بات پر ہوتی کہ کہیں کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نہ کہہ دے۔

جو تماشے والے ہیں، کھیلیں کھیلیں۔ کوئی پرواہ نہیں۔ ان کو اسلام کا درد کہاں سے آ گیا؟

اس لئے اس فاسد دیوار کو درمیان سے اُڑانا پڑے گا اور اس کو خدا کی تقدیر ہی اُڑا سکتی ہے۔ ہم اور تم نہیں اُڑا سکتے۔ اس لئے میں نے مجبور ہو کے چیلنج دیا تھا۔

عوام کے لئے تو میرا دل درد سے آج بھی بھرا ہوا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ ظالم لوگ اُن کو بھی نہ ساتھ لے ڈوبیں۔ لیکن دلی تمنا ہے...... جہاں تک میری سوچ کی تدبیریں تھیں، میں نے ساری اختیار کیں کہ کسی طرح عوام کو اس سے باہر نکال لوں اور گنتی کے چند رہ جائیں۔ لیکن جب میں نے قرآن کریم کی اُن آیات کریمہ پر نظر کی، جن میں سے میں نے ایک پڑھ کے سنائی ہے تو میرا دل ہول سے بھر گیا۔ اور پھر یہ ساری باتیں میری آنکھوں کے سامنے آ گئیں کہ واقعۃً عوام الناس شرارت کو خوابوں سے تعبیر کی دُنیا میں اُتارا کرتے ہیں۔ سازشوں سے عمل کی دُنیا میں اُتارا کرتے ہیں اور اس لئے وہ سزا وار بنتے ہیں۔ جب ایک انسان کسی پتھر کی دیوار کو ننگے پاؤں سے ٹھوکر مارے گا تو دماغ کو تکلیف تو ہو گی لیکن اس وجہ سے کہ پہلے اُس پاؤں کو تکلیف ہوتی ہے جو اُس دیوار سے ٹکراتا ہے۔ اب نارمل (NORMAL) آدمی کے پاؤں کو بھی تکلیف ہو گی مگر دماغ کو بھی ہو گی۔ لیکن اگر یہ پاؤں کسی پاگل سے جُڑا ہوا ہو تو دماغ کے خواب و خیال میں بھی تکلیف نہیں آئے گی۔ وہ پاؤں بیچارا مارا جائے گا، روندا جائے گا۔ اور تکلیف میں مبتلا ہو گا۔ ان لوگوں نے قوم کے ساتھ یہ حال کر دیا ہے۔ اُن کی تکلیف کا دُکھ بھی ہم اُٹھاتے ہیں۔ اِن کو کوئی حِس نہیں ہے۔ وہ جب مارے جاتے ہیں، عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں تو اُس کی تکلیف بھی جماعتِ احمدیہ کو پہنچتی ہے۔ وہ دماغ تکلیف اُٹھا رہا ہے۔ جس کے ساتھ بدن نے تعلق توڑ لیا ہے۔ اور وہ دماغ اپنی عیاشیوں میں مبتلا ہے۔ جس کے غلط احکام کی وجہ سے بدن کو ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔

اسلئے اس مرض کا علاج تو نہ آپ کے قبضے میں ہے نہ میرے قبضے میں ہے دُعا کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس لئے جہاں مباہلے کی دُعا کریں وہاں غریب عوام کی ہدایت کی دُعا بھی کریں اور دُعا کریں کہ

اِن ظالموں کے خلاف بغاوت کر دیں۔

اِن جھوٹے سروں اور اِن جھوٹے دِلوں کو رد کر دیں۔ مردود کر کے ایک طرف پھینک دیں کہ تم ہمارے نہیں ہو۔ اور خدا سے رحمت کی دُعا مانگیں کہ اللہ تعالےٰ نے جو بھی صالح دل اور صالح دماغ اُن کی خاطر اس دَور میں پیدا کئے ہیں۔ اُن سے اُن کو تعلق جوڑنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین ؛؛

دُعائیہ اعلانات

۔۔۔ مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ مسلسل ۲ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے نیز والد صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ نیز بھائیوں کے کاروبار میں برکت کے لئے ٭ ۔۔۔ مکرم محمد انوار صاحب رضا، حال مقیم آندھرا جو کہ بہار کے رہنے والے ہیں ماہ اکتوبر میں M.A کا امتحان دینے والے ہیں۔ نمایاں کامیابی اور جماعت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق پانے کے لئے ٭ ۔۔۔ مکرم رفیق احمد صاحب سکرا یوپی اعانت بدر میں ۱۰/ روپے ادا کر کے اپنے والدین کی شفایابی اور ایک بھائی مقدمہ میں پھنسا ہے اُس کی کامیابی کے لئے اور کاروبار میں برکت کے لئے ٭ ۔۔۔ مکرم اقبال احمد صاحب سکندر آباد ملونا دربار گڑھی مبلغ ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے شوگر کی تکلیف سے کامل شفایابی اور مالی پریشانی کے ازالہ کے لئے قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بقیہ مجلس علم و عرفان

اجازت دی جاتی ہے ان لوگوں کو جن کے خلاف دیر سے تلوار اٹھائی جا چکی ہے۔ یقٰتلون یعنی پہلے سے ان پر دشمن حملہ آور ہے اور ان کو اب اجازت دی جاتی ہے کیونکہ بانھم ظلموا وہ مظلوم ہیں اور ان کو اس لئے تنگ کیا جاتا ہے کہ وہ کمزور ہیں اگر طاقتور ہوتے تو پھر کسی کی کیا مجال تھی کہ کوئی ان کی طرف انگلی اٹھاتا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ گو بہت کمزور ہیں لیکن ان اللہ علٰی نصرھم لقدیر۔ اللہ تعالیٰ جو ان کو اس جہاد کی اجازت دے رہا ہے وہ اس بات پر قادر بھی ہے کہ ان کو غالب کرکے دکھائے اور وہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ ان کو غالب کرکے دکھائے گا یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھی ہے۔ کوئی ایسی اور تقدیر جو اس تقدیر کے مخالف چلتی نظر آئیگی جھوٹی اور غلط ہے اس کا قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں۔ پس اگر جہاد سچائی اور ایمان پر مبنی ہو اور جہاد کرنے والے جہاد کی شرائط پوری کرکے لڑ رہے ہوں تو ممکن نہیں کہ ہمارا سچا خدا اس وعدے کو بھول جائے جو دنیا کے سب سے سچے انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس نے جاری فرمایا۔ اس سے پکا وعدہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان اللہ علٰی نصرھم لقدیر یعنی میں صرف جہاد کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ کمزوروں کو غالب آنے کی خوشخبری بھی دیتا ہے اس لئے اگر یہ وعدہ آج مسلمانوں کے حق میں پورا نہیں ہو رہا تو اپنا تجزیہ کریں آپ نے خود روگردانی کر کے اللہ کی رحمت سے محرومی اختیار کر لی ہے۔

دوسری بات جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمائی تھی وہ یہ تھی رابطوا یعنی اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو۔ دشمنوں کی سرحدوں کے اندر گھوڑے باندھ کر اپنی حفاظت کرو۔ ان کی چالاکیوں سے باخبر رہو ایسا نہ ہو کہ جب دشمن حملہ کرے تب تمہیں پتہ چلے۔ رابطوا کا مطلب ہے کہ ہمیشہ سرحدوں پر نگرانی اور حفاظت کرتے رہو تاکہ پہلی لائن پر دشمن ہو تو تم خبردار ہو جاؤ۔ آج مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ دشمن مکے اور مدینے میں داخل ہو گیا ہے اور عالم اسلام ابھی تک اس سے بے خبر ہے اور فی الحقیقت یہ اس قدر خوفناک صورت حال ہے کہ اگر مسلمانوں کو اسلام سے سچا پیار ہو تو راتوں کی نیند حرام ہو جائے۔ سعودی عرب کو تمام عالم اسلام پر ٹھونسنے کی ایک ایسی خوفناک سازش سامنے آ رہی ہے پاکستان کلیۃً سعودی عرب کی مٹھی میں آ گیا ہے اور امریکن طرز پر امداد دیگر ملائیشیا، انڈونیشیا غرضیکہ تمام عالم اسلام کو قابو کیا جا رہا ہے اور آج کون مسلمان نہیں جانتا کہ سعودی عرب سو فی صدی امریکہ کا غلام ہے اور ساری دنیا میں سعودی عرب سے بڑھ کر اور کوئی حکومت امریکہ کی مٹھی میں مکمل طور پر نہیں اور کون ایسا دنیا کا آدمی ہے جو اس حقیقت سے ناواقف ہو کہ خود امریکہ اس وقت کس طرح یہود کی گرفت میں جکڑا ہوا ہے۔ امریکہ کی اندرونی پالیسی خارجہ پالیسی اور مالی پالیسی یہود کی وضع کردہ ہے۔ اور امریکہ کا تمدن اور معاشرہ سو فیصدی یہود کے قبضہ میں ہے۔ دراصل انکی پالیسیاں بنتی ہی اسرائیل میں ہیں حتیٰ کہ ریگن حکومت کا یہ حال ہے کہ اتنا بڑا ملک ہونے کے باوجود بیرونی ملکوں میں سازشیں کرنے کے لئے یہود کے تابع ہیں اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ذرا سوچیں کہ اس سے زیادہ خوفناک سازش اور کیا ہو سکتی ہے کہ مکے مدینے کو عالم اسلام پر یہودیت نافذ کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ ایک آواز جو مکے اور مدینے سے اٹھے گی اسکو تمام سارے مسلمان یہ سمجھیں گے کہ ہمارے آقا کی بستی کی آواز ہے ہم اس کے سو فیصدی غلام ہیں سمعنا واطعنا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور انکو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ آواز امریکہ سے ایک بازگشت ہے۔ اس آواز کی جس کا آغاز اسرائیل میں ہوا تھا۔ اس طرح اسرائیل جو عالم اسلام سے منوانا چاہیگا وہ امریکہ کی معرفت سعودی عرب کے راستے سے منواتا چلا جائے گا۔ اور کوئی بھی کچھ نہیں کر سکے گا یہ اہمیت کہ وہ عالم اسلام پر نافذ کرنے کی نہایت ہی خوفناک سازش چل رہی ہے اور اسکی طرف سے توجہ ہٹانے کیلئے ساری توجہ جماعت احمدیہ کی طرف مبذول کر دی گئی ہے یہ مشہور کیا جا رہا ہے کہ احمدی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ اور امریکہ کا غلام ملک پاکستان بیچارہ بڑی تندہی سے ان اسرائیلی ایجنٹ احمدیوں کو نیست و نابود کرنے کی کوشش میں مصروف ہے دوسری طرف جو اصل ایجنٹ ہیں وہ کھلم کھلا آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اتنی معمولی سی بات مسلمانوں کو سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان کی موجودہ حکومت ایک لمحہ کیلئے بھی امریکہ کی مرضی کیخلاف سانس نہیں لے سکتی۔ افغانستان اور دیگر مسائل کی وجہ سے ضیاء صاحب سو فیصدی امریکہ کی مٹھی میں بند ہیں۔ اتنے بڑے فیصلے جو جماعت احمدیہ کے خلاف ہوئے ہیں وہ امریکہ کی حمایت کے بغیر نہیں ہوئے اگر امریکہ چاہتا تو مارشل لاء کے بعد جمہوریت میں داخل ہوتے وقت جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلے ختم کئے جا سکتے تھے لیکن جمہوریت میں وہ فیصلے اور زیادہ شدت اختیار کر گئے اور پھر پتہ چلا کہ امریکہ نے اقتدار کی Package deal میں احمدیوں کے خلاف قانون شامل کیا اور Amendments میں پہلے سے زیادہ سخت شکل میں شامل کیا۔ کیونکہ انکو علم تھا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی سچی ہمدرد جماعت ہے لہٰذا لوگوں کی توجہ اگر انکی طرف رہیگی تو سعودی عرب کی سازشوں پر نظر نہیں جائیگی۔ سعودی عرب کو ہیرو بنا کر پیش کرنا امریکہ کے مفاد میں ہے اور عالم اسلام پر انکا رسوخ ضروری سمجھا گیا ہے۔ آپ جماعت احمدیہ کو درمیان میں سے نکال دیں اور دیکھیں کہ کیا یہ اتحاد ثلاثہ ہے یا نہیں؟ کیا یہ امر واقع ہے یا نہیں کہ سعودی عرب کی موجودہ حکومت سو فی صدی امریکہ کی غلام ہے اور کیا یہ امر واقع نہیں کہ امریکہ سو فی صدی یہود کا غلام ہے؟ ان زنجیروں کو توڑ کر دکھائیں تو بات بنتی ہے ورنہ ایسی حکومت کے عالم اسلام پر قبضہ کی سازش ہے جو یہود کے پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے غافل رہنا اور پھر اسلام سے محبت کا دعویٰ کرنا میری سمجھ میں تو نہیں آتا۔ علاوہ ازیں یہ امر رابطوا کے خلاف ہے کہ دشمن کی سازشوں سے بے خبر رہنا کہ دشمن سازش کرتا ہوا ہمارے defence system کے اندر پہنچ کر ہماری life forces یعنی زندگی جو دل کا مقام رکھتی ہیں کہ قریب پہنچ لیا ہے۔ اور ہمیں خبر نہیں۔ اس شکل کو الٰہی عذاب کے نام سے پیش کرنا مجھے پسند اس لئے نہیں کہ پھر بھی یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ اور یہ وہ امت ہے جس کی زندگی سے ساری دنیا کی زندگی وابستہ ہے اس لئے اسکو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنی شامت اعمال کا عذاب ہے۔ جس کو جب قانون قدرت ایک دفعہ جاری کر دیا کرتی ہے تو پھر اس پر رحم نہیں کیا کرتی۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۳ جون سنہ ۱۹۸۸ء)

بقیہ صفحہ

عجب مباہلہ کا چیلنج پاکستان میں تقسیم ہوا۔ تو ضیاء الحق اور انکی حکومت نے جماعت احمدیہ کو مظالم کا تختہ مشق بنانے میں اور اضافہ کر دیا۔ جس کی رپورٹیں غیر از جماعت اخبارات میں بھی شائع ہوئیں (بدر ۱۸ اگست صفحہ اول پر بھی مظالم کی تفصیلی داستانیں شائع ہوئیں۔ اس موقع پر مرکز لندن کی طرف سے ایک سخت وارننگ حکومت پاکستان کو دی گئی کہ ہم حکومت پاکستان کے ایسا ظلم کیخلاف سخت احتجاج کرتے ہیں اور متنبہ کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے ظلم کا یہ سلسلہ بند نہ کیا تو خدا تعالیٰ جس کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہے ان ظالمانہ کارروائیوں کا پوری طرح جواب دینے پر قادر ہے۔ اس لئے خدا کا خوف کریں (ہفت روزہ بدر ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

یہ تنبیہ وہ نہیں جتنا اس حادثہ کا کہ ضیاء الحق صاحب مباہلہ کے نتیجہ میں صرف ہلاک ہی نہیں ہوئے ان کے جسم کے ٹکڑے سطح زمین پر بکھر گئے۔ اور جو ان کے حمایتی فوجی افسران تھے وہ بھی سب تقریباً ہلاک ہوئے کوئی ایک بھی نہیں بچا اور سب دہکتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی غیرت کا مظاہرہ جو وہ اپنے پیارے بندوں کیلئے رکھتا ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے ۔۔۔ جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اڑاتی ہے ۔۔۔ وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ مسیح اور مہدی قرآن و حدیث کے مطابق ہے لہٰذا حضور کی توہین و تکفیر اسلامی تعلیمات کی توہین و تکفیر کے مترادف ہے جو جنرل ضیاء الحق صاحب نے اس توہین و تکفیر کو آخری منزل تک پہنچا دیا تو جیسا کہ عادت ہے (یعنی تعلیم سے باہر آ گئی) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب میں ارکان اسلام کی

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم ڈاکٹر مرحوم سید برکات احمد صاحب زیدی الواسطی کا ذکر خیر

جیسا کہ قارئین گزشتہ پیوستہ شمارہ میں پڑھ چکے ہیں کہ افسوس! محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب زیدی الواسطی (P.H.D) نئی دہلی میں مورخہ ۱۳ جولائی کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم دہلی میں ہی اپنے ننہال میں بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد ڈاکٹر سید شیخ احمد صاحب رضی اللہ عنہ (محقق دہلوی) سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے والدہ صاحبہ بھی علمی ذوق رکھنے والی خاتون تھیں ۔ چنانچہ پاکستان منتقل ہونے پر عورتوں کے لئے ایک رسالہ بھی جاری کیا تھا ۔ خود ڈاکٹر صاحب مرحوم نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد وزارت خارجہ میں سرکاری ملازمت اختیار کر لی اور آہستہ آہستہ دوران ملازمت میں ہی اعلیٰ علمی ترقی حاصل کر لی اور ہند سرکار کی طرف سے امریکہ اور ٹرینیڈاڈ میں بطور سفیر مقرر رہے ۱۹۷۴ کے اینٹی احمدیہ پاکستان کے فسادات میں امریکہ میں ہی متعین تھے ۔ آپ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ مل کر اپنے اثر و رسوخ سے اعلیٰ حیثیت کے بعض غیر ... کی مدد سے پریس میں جماعت احمدیہ کی تائید میں پروپیگنڈہ کرتے رہے ۔ مرحوم اپنے وطن دلی میں بھی اور بیرون دلی بھی اعلیٰ علمی طبقوں میں کافی اثر و رسوخ کے حامل تھے ۔ انگریزی کے چوٹی کے بعض اخبارات میں اسلام کے بارہ میں آپ کا تحریر کردہ مضمون نہایت شوق سے شائع کیا جاتا تھا ۔

مرحوم سالہا سال سے کینسر جیسے مرض میں مبتلا تھے ۔ اور بمبئی میں ڈاکٹروں کی طرف سے جواب ملنے پر بغرض علاج امریکہ چلے گئے ۔ ایسے موذی مرض کے دوران بھی مرحوم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ... کام کرتے رہے اور مدینہ شریف کے یہودیوں کے بارہ میں ایک واقعہ جو سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا پر ایک تحقیقاتی ضخیم کتاب شائع کی جس میں احادیث اور دیگر اسلامی مواد کے علاوہ یہودی ریکارڈ سے بھی مدد لی گئی ۔ مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر وجہ درد رکھتے تھے ۔ اور مرکز کی ایک تحریک کے لئے اپنے اقارب کے ذریعہ ایک فہرست مقرر کرا کے باقاعدہ مالی امداد بھجواتے تھے ۔

قریبا ایک ماہ قبل امریکہ سے دہلی آ گئے تھے ۔ اور مجیدیہ ہسپتال ہمدرد نگر دہلی میں زیر علاج تھے ۔ کہ مولیٰ کریم کی طرف سے بلاوا آ گیا اور ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء کو ہمیشہ کیلئے ہم سے جدا ہو گئے ۔

مورخہ ۱۷ اگست کو مرحوم کی نعش تابوت بند لیکر ... بذریعہ ... قادیان ... لایا گیا ۔ شام ۵ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے احاطہ لنگر خانہ میں نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی ۔ آپ کی وفات کا ذکر اخبارات انڈین ایکسپریس ، ہندوستان ٹائمز ، اسٹیٹسمین اور ... نے بھی ... اگست کی اشاعت میں کیا ہے ۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں مقام دے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ انہیں سلسلہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رکھے ۔ آمین ۔

درخواست دعا : محترمہ ... بیگم ... اپنے پوتے عزیز سید ریحان احمد ... ابن ڈاکٹر ... احمد صاحب کی ... شادی کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں ۔ انہوں نے اعانت بدر میں ... روپیہ ادا کئے ہیں ۔

محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات پر لجنہ اماء اللہ دہلی کی

قرارداد تعزیت

۱۲ جولائی ۱۹۸۸ء رات کے ساڑھے آٹھ بجے یہ انتہائی افسوسناک اطلاع ٹیلی فون پر ... قدسیہ بیگم (بڑی بہو) سے ملی کہ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ ٹھیک ۸ بجے رات تیرتھ رام ہسپتال میں بعارضہ قلب وفات پا گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آپ کی دو لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں ۔ آپ کے خاوند مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی قادیان میں مختلف شعبوں کے تحت جماعت احمدیہ کے کاموں میں مصروف رہتے تھے ۔ آپ کے بھائی بہن سب ہندوستان سے باہر ہیں ۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا بھی ہندوستان سے باہر ہیں ۔

مرحومہ بہت متقی ، پرہیزگار ، تہجد گزار ، صابر اور خوش گو خاتون تھیں ۔ اپنی شادی کے بعد سے دلی میں مستقل قیام کے دوران انہوں نے بے شمار لڑکے لڑکیوں کو قرآن مجید پڑھایا جن میں غیر احمدی بچے زیادہ شامل ہیں ۔ سلسلہ سے بے حد لگاؤ تھا دلی میں لجنہ کے قیام کا سہرا انہیں کے سر ہے انہیں کی دلچسپی اور دین کی خدمت کے جذبے کے تحت دلی میں ۱۹۴۷ء کے بعد از سر نو ... میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا ۔ اور وہ پہلی صدر لجنہ اماء اللہ دلی منتخب ہوئیں ۔ دلی کی صدر لجنہ کی حیثیت سے آپ نے بہت اچھا کام کیا ۔ جب آپ کی آنکھوں کی روشنی کم ہو گئی تب آپ صدارت سے علیحدہ ہو گئیں ۔ لجنہ کے جلسوں میں پابندی سے حاضر ہوتی تھیں ۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں ۔ مختلف چندوں کے علاوہ آپ نے اپنا زیور کپڑے بیرون ممالک میں مساجد کے قیام کی تحریک میں پیش کر دیا ۔ اکثر ذکر الٰہی میں مشغول رہتی تھیں ۔ بہت ہی ہمدرد ، نیک ، دوسروں کا دل جیتنے والی شخصیت تھیں ۔ احمدی اور غیر احمدی عورتوں کے ساتھ بہت اچھے اخلاق سے پیش آتی تھیں ۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مرحومہ کی وفات کے موقعہ پر غیر احمدی بہنوں کی ایک کثیر تعداد آخری دیدار اور تعزیت کے لئے موجود تھی ۔

اس سال ماہ رمضان میں آپکی دوسری آنکھ کا اپریشن ہونے کے بعد بینائی واپس آگئی تھی ۔ لیکن ابھی عینک لگنی باقی تھی آپ نے ٹیلی فون پر مجھے بتایا کہ اب میری بینائی واپس آگئی ہے ۔ اب میں دوبارہ قرآن مجید پڑھنے کا کام شروع کر دونگی ۔ اپنی بیماری کے دوران اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں بڑے صبر و استقلال سے وقت گزارتی تھیں مستعد اور بااخلاص خاتون تھیں ۔

آپ کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں جگہ دے اور اعلیٰ مقام عطا کرے آمین ثم آمین ۔ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم بھی مرحومہ کے نقش قدم پر چلیں ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے ۔ آمین ۔ جملہ پسماندگان سے ہم قلبی تعزیت کرتی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ مرسلہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ دہلی منجانب جملہ ممبرات لجنہ دہلی)

منقولات

ضیاء کی نعش کی شناخت نقلی دانتوں سے کی گئی

اسلام آباد ۱۶ اگست (یو این آئی) صدر ضیاء کے ہوائی جہاز کو حادثہ کے بعد مرحوم صدر کی لاش کی شناخت کا سوال تھا ۔ مگر کافی کوشش کے بعد انکی لاش ان کے دانتوں سے شناخت ہوئی جنرل ضیاء کو دانتوں کی بیماری تھی اور ان کے اگلے چھ دانت مصنوعی لگے ہوئے تھے ۔ چنانچہ ان کے دندان ساز نے صدر کی لاش کی شناخت کی علاوہ ازیں ۲۸ لاشوں کی شناخت کے لئے خون کا ٹیسٹ کرنا پڑا ۔ کیونکہ لاشیں بہت بڑے علاقے میں بکھری پڑی تھیں ۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء)

(دوسری قسط)

قبولِ احمدیت میں ہماری داستاں یہ ہے!

از قلم مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب سابق درویش قادیان۔ حال ہالینڈ

تسلسل کے لئے (۱) بدر ۲۸ جولائی ملاحظہ فرمائیے

اس وقت میری عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی۔ میرے دو بڑے بھائی۔ چوہدری نور احمد صاحب ٹھیکیدار اور چوہدری علی احمد صاحب مع اپنی بیویوں کے عرصہ سے احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ مذکورہ بالا حالات میں احمدیت کی خوبیوں اور بے ساختہ تحقیق کا جذبہ جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہم پر مسلط کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سے میرے بلکہ ہم سب گھر والوں کے ذہن میں ایک ہیجان سا پیدا ہو گیا تھا۔ چین اور سکون مفقود ہو گیا تھا۔ کبھی تو ذہن اس طرف مائل ہو جاتا کہ مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں اور ہم کو فوراً بیعت کر لینی چاہیئے۔ کبھی یہ خیال آتا کہ کیا ہم کو اپنے بزرگوں اور جو بڑے علماء دین سے زیادہ علم حاصل ہو گیا ہے ؟ کیا ان علماء کو اپنے ایمان کی فکر نہیں ؟ کبھی اس طرف خیال جاتا کہ سب لوگ احمدیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ تم بھی احمدیت کے لوگوں کی نفرت کا نشانہ بن جاؤ گے۔ اسی قسم کے سراسر خیالات دن رات پریشان کرتے رہتے۔ ان ایام میں ہم گھر کے تین افراد یعنی میری والدہ اور برادرم حکیم عبدالواحد صاحب اکثر بیٹھ کر دینی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے۔ برادرم عبدالواحد قریشی ٹھیکیدار پوری عمر پر پہنچ چکے تھے۔ بہرحال آپ کو انہوں نے بیعت بھی کر لی تھی کیونکہ وہ احمدیت کے حق میں زوردار دلائل بیان کرتے۔ اسی طرح والدہ صاحبہ کہتیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مہدی کو ضرور مانا خواہ تمہیں برف کے اوپر گھسٹ گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ لہٰذا یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ ہم اس بارہ میں اپنی آنکھیں بند رکھیں۔ کیونکہ زندگی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا جلد از جلد سچ اور حقیقت کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اسی کشمکش میں دن گزر رہے تھے اور کوئی فیصلہ نہیں ہو پاتا تھا اس عرصہ میں والدہ صاحبہ کو احمدیت کی صداقت کے متعلق کئی خوابیں آئیں۔ صرف ایک خواب بیان کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بازار میں بہت سے لوگ ایک طرف کو بھاگے جا رہے ہیں۔ میں بھی اسی رَو میں تیز تیز جا رہی ہوں۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک نورانی صورت بزرگ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر وعظ فرما رہے ہیں۔ اور بعض لوگ ساتھ ساتھ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں۔ کسی نے یہ بھی کہا کہ یہ امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ صبح میں نے یہ خواب گھر میں سنایا تو مجھے چند تصویریں دکھلائی گئیں۔ میں نے فوراً پہچان کر ایک تصویر پر انگلی رکھ دی کہ یہ وہ بزرگ ہیں۔ جو وعظ فرما رہے تھے۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہی تو مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔

ایک روز والدہ صاحبہ بعد نماز فجر قرآن کریم پڑھنے بیٹھ گئیں۔ میں بھی پاس ہی بیٹھ کر سننے لگا۔ ویسے تو قرآن مجید میں بے شمار ایسی آیات ہیں جن سے صداقت مسیح موعود ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے تو کسی بھی آیت کو ذریعہ بنا کر انسانی ذہن میں انقلاب پیدا فرما دیتا ہے اور اپنے بندے کو انشراح صدر عطا کر کے اس کی ہدایت کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ والدہ صاحبہ سورۃ دخان کی ایک ایک آیت پڑھتی اور اس کا اردو ترجمہ کرتی جاتی تھیں۔ یعنی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ترجمہ :- اس دن کا انتظار کر جب آسمان سے دھواں ظاہر ہو گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یاد رکھو یہ ایک دردناک عذاب ہو گا۔ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ترجمہ :- لوگ اس شدید عذاب سے گھبرا کر اور خوف اور دہشت میں مبتلا ہو کر اپنے رب سے فریاد کریں گے کہ الٰہی یہ عذاب ہم سے ٹال دے۔ ہم تو مومن ہیں۔ اس حالت کا اپنے ذہن میں قیاس کر کے والدہ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتی جاتیں اور بار بار آنکھیں پونچھ کر تھوڑے سے وقفہ کے بعد پھر پڑھنا شروع کر دیتیں۔ اس کے بعد یہ آیت سورۃ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ترجمہ :- ان کے نصیب میں ہدایت اور نصیحت کہاں ! تم تو وہ لوگ ہو جن کے پاس اللہ کا رسول آ چکا ہے مگر تم نے اس سے منہ پھیر لیا ہے اور اس کی کوئی قدر نہیں کی۔ صرف یہ کہہ دیا کہ یہ تو پڑھ لکھ کر دیوانہ ہو گیا ہے۔ سورۃ دخان کی اگلی آیات بہت سخت ہیں۔ جب وہ اس آیت پر پہنچیں کہ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ۔ تو اس آیت کا ترجمہ پڑھتے پڑھتے والدہ صاحبہ پر اس قدر خوفِ الٰہی طاری ہوا کہ انہوں نے اس جگہ انگلی رکھ کر قرآن مجید بند کر دیا کیونکہ رقت کی وجہ سے مزید پڑھنا مشکل ہو گیا تھا۔ سچ پوچھئے تو اس کیفیت کو بیان کرنا الفاظ میں ممکن نہیں۔ والدہ صاحبہ بار بار آنکھیں صاف کرتیں اور بات کرنے کی کوشش کرتیں۔ لیکن منہ سے کوئی لفظ ادا نہ ہو پاتا۔ ان کو دیکھ دیکھ کر میری بھی ایسی ہی حالت تھی۔ بالآخر کافی دیر کے بعد جب دل کو کچھ قرار آیا تو مجھے فرمایا۔ "تمہارے پاس کوئی لفافہ یا پوسٹ کارڈ ہے ؟" میں نے عرض کیا کہ ہاں پوسٹ کارڈ ہیں۔ فرمایا لے آؤ۔ اور ابھی میرا اور اپنا بیعت کا خط لکھو۔ اب میں ایک منٹ بھی نہیں رک سکتی۔ پھر فرمایا کہ مرزا صاحب کی صداقت کی اس سے زیادہ روشن دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جب لوگ مہدی کو کہیں گے مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ۔ یعنی پڑھا لکھا دیوانہ کہیں گے۔ خود تمہارے نانا مرزا صاحب کو پڑھا ہوا دیوانہ کہتے ہیں ؟ چنانچہ میں نے اسی وقت والدہ صاحبہ کا اور اپنی بیعت کا خط قادیان لکھ دیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے منظوری کا خط وصول ہوا اور والد صاحب کو ہماری بیعت کا علم ہوا تو والد صاحب نے تو ہمیں کسی قسم کی باز پرس نہیں کی لیکن برادرم حکیم عبدالواحد کا بیان ہے کہ والد صاحب کا رویہ والدہ صاحبہ کے ساتھ سخت ہو گیا تھا۔ اور وہ والدہ صاحبہ کو کسی نہ کسی بہانے تنگ کرتے تھے واللہ اعلم بہرحال والدہ صاحبہ نے اپنی اولاد پر کبھی بھی اس قسم کا اظہار نہیں کیا۔ ہو سکتا ہے وہ اس قسم کے اظہار کو اپنے وقار کے منافی سمجھتی ہوں۔

"والد صاحب کی احمدیت کے متعلق تحقیق"

ہمارے والد صاحب میاں بشیر محمد صاحب شرقپور والے کے مرید تھے اور اکثر وہاں جاتے اور ان سے دینی مشورے حاصل کرتے تھے۔ مگر اپنے پیر کے مشورہ کے باوجود والد صاحب کی تشفی نہیں ہوتی تھی۔ وفات مسیح کے دلائل کا تو ان کے پاس کوئی جواب ہی نہیں تھا۔ ہاں اجرائے نبوت کے متعلق والد صاحب کی کیفیت تذبذب کی تھی۔ اسی بے چینی اور پریشانی کی حالت میں والد صاحب دو مرتبہ قادیان گئے پہلی مرتبہ تو ایک مولوی صاحب کے بہکانے میں آ کر اپنی سادگی کی وجہ سے بٹالہ سٹیشن سے واپس آ گئے۔ دوسری مرتبہ گئے تو عبدالرحمٰن مصری کے ہتھے چڑھ گئے اور ناکام واپس آ گئے۔ تیسری مرتبہ آپ اس وقت قادیان گئے جب برادرم حکیم عبدالواحد صاحب مبلغین کلاس میں زیر تربیت تھے۔ والد صاحب اوپر اوپر سے تو مخالف تھے لیکن چوری چھپے جمعہ کو مسجد اقصیٰ جاتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبات سنتے رہتے۔ جس سے ان کی قلبی کیفیت میں یکدم تبدیلی آ گئی۔ بالآخر انہوں نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کے ذریعہ بیعت کر لی۔ لیکن افسوس کہ یہ خوشی خبر والدہ صاحبہ کے نصیب میں نہ تھی کیونکہ وہ اس سے بہت پہلے انتقال فرما چکی تھیں۔

والدہ صاحبہ کی وفات

اگست ۱۹۴۲ء کی بات ہے جب میں فوج میں تھا۔ اور لکھنؤ سے بذریعہ ریل گاڑی کراچی جا رہا تھا۔ جنگ عظیم دوم زوروں پر تھی۔ اور ہماری کمپنی کسی محاذ پر جانے کے لئے ڈرگ روڈ کراچی میں ٹھہری ہوئی تھی۔ کچھ معلوم نہ تھا کہ بعدہ ہم کو کہاں جانے کا حکم ملتا ہے اور کب واپسی ہو گی۔ لمبا سفر تھا جیسے جیسے پنجاب نزدیک آ رہا تھا۔ میرے دل میں یہ خیال اندر ہی اندر پکڑ رہا تھا کہ اگر میں منٹگمری سٹیشن پر اتر کر گھر چلا جاؤں اور والدہ کو مل کر اگلی صبح کی گاڑی سے کراچی روانہ ہو جاؤں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ میں شام کے وقت اچانک گھر پہنچ گیا دیکھتا ہوں کہ والدہ صاحبہ فراش ہیں۔ سب عزیز و اقارب ان کے بستر کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ تمام افراد پر غم و اندوہ کی خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ مجھے بتلایا گیا کہ ان کی قوت گویائی ختم ہو چکی ہے۔ میں نے والدہ کے قریب بیٹھ کر پکارا۔ والدہ ملک عبدالغفور آ گیا ہوں۔ مجھے راستہ میں آپ کے ملنے کا خیال آیا تو کراچی کی بجائے گھر چلا آیا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے میری طرف دیکھا اور دو موٹے موٹے آنسوؤں کے قطرے آنکھوں سے ڈھلک کر رخساروں پر بہنے لگے۔ انہوں نے مجھے پہچان لیا تھا مگر بولنے کی طاقت نہ تھی۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

(آگے صفحہ ۱۲ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

جماعتوں میں جلسہ ہائے ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

✽ — مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ امروہہ میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں تین جلسے منعقد ہوئے جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد خاکسار، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم لیاقت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرم مولوی صداقت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اڈیسہ تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۴/۸/۸۸ تا ۱۰/۸/۸۸ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم ابرار احمد صاحب، مکرم مفضل صاحب، مکرم مستقیم صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ ان اجلاسات میں مستورات نے بھی شرکت کی۔

✽ — مکرم سید انوار الدین احمد صاحب ایم اے بی ایڈ سونگھڑہ سے لکھتے ہیں کہ مؤرخہ ۸/۸/۸۸ تا ۱۴/۸/۸۸ ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا گیا۔ ہر روز بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں پروگرام کے مطابق جلسہ ہوتا رہا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم سید ہمام الدین صاحب سیکرٹری دعایا۔ مکرم مولوی سعید سلیمان صاحب معلم وقف جدید۔ خاکسار، سید انوار الدین احمد عزیزم مکرم سیف الرحمن صاحب اور عزیزم محمد سعید احمد صاحب نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ جلسہ کے آخری دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی کیسٹ سنائی گئی۔

✽ — مکرم پی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید موریاکنی (کیرالہ) تحریر کرتے ہیں۔ مؤرخہ ۱۱/۸/۸۸ تا ۱۷/۸/۸۸ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں انصار، خدام اور اطفال بہ ذوق و شوق حاضر ہوئے۔ اس جلسہ میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم ٹی راشد صاحب۔ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ٹی محمد صاحب اور مدرسہ احمدیہ قادیان کے چار طلباء نے قرآن مجید کے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

✽ — مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ بھدرواہ سے تحریر کرتی ہیں کہ مؤرخہ ۸/۸/۸۸ کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے زیر صدارت مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہفتہ قرآن مجید کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ الحفیظ ملک صاحبہ، مکرمہ امۃ النصیر تنویر صاحبہ، مکرمہ امۃ القدوس منشی صاحبہ۔ مکرمہ نسیمہ بشارت صاحبہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترمہ صدر صاحبہ نے خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرم مولوی ندوۃ الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ سملیہ بہار سے تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۵/۸/۸۸ تا ۱۱/۸/۸۸ ہفتہ قرآن منایا گیا۔ اجلاسات میں احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ مقررین نے تقاریر کیں۔ اور قرآن مجید کے فضائل بیان کئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

✽ — مکرم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ ۶/۸/۸۸ تا ۱۲/۸/۸۸ جماعت احمدیہ کیرنگ نے "ہفتہ قرآن مجید" بڑی شان و شوکت سے منعقد کیا۔ اس سلسلہ میں مختلف محلوں میں جلسے ہوئے۔ جن میں مقررین نے قرآن مجید کے مختلف مضامین پر روشنی ڈالی۔ احباب جماعت ذوق و شوق سے ان جلسوں میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین ۔

✽ — مکرم سی ایچ عبدالرحمن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کوڈالی میں ۴/۸/۸۸ تا ۱۰/۸/۸۸ "ہفتہ قرآن مجید" منعقد ہوا اس سلسلہ میں روزانہ جلسے ہوئے۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مقررین نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر ان جلسوں میں روشنی ڈالی۔ جماعت کے سبھی افراد، مرد و خواتین اور بچے ان جلسوں میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

✽ — مکرم مقصود احمد صاحب مرزا سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ سکندر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ سکندر آباد میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں دو اجلاس ہوئے جن میں مقررین نے قرآن مجید کے فضائل بیان فرمائے

دعائے مغفرت اور شکریہ احباب

میری رفیقۂ حیات محترمہ حنیفہ بیگم مرحومہ کے انتقال پُرملال پر اعزہ۔ رشتہ داروں کے علاوہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے اُن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے جو مختلف ملکوں میں رہائش پذیر ہیں، تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں جو میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے بے حد ڈھارس کا موجب ہوئے ہیں۔ میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان کے جوابات دینے کی کوشش کروں گا۔ سردست میں بذریعہ اخبار بدر ان سب عزیزوں، رشتہ داروں، بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے غم میں شریک ہوکر ہمارے غم کو ہلکا کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

جیسا کہ اخبار بدر میں اختصاراً یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ میری اہلیہ مرحومہ کی وفات دہلی میں ہوئی۔ مرحومہ ایک طویل عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں جیسے دل کی کمزوری، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس وغیرہ۔

مؤرخہ ۸۸/۸/۱۱ کی شام کو انہیں گھر میں دل کا شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انہیں دہلی کے مشہور ہسپتال تیرتھ رام شاہ میں داخل کیا گیا۔ مؤرخہ ۸۸/۸/۱۲ کی شام کو تقریباً چوبیس گھنٹے بعد دوسرا دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور ہسپتال میں ہی ان کی وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس وقت مرحومہ کا بڑا بیٹا عزیز حامد احمد سلمہٗ ہسپتال میں موجود تھا۔ لیکن وہ بھی ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق کمرے سے باہر تھا۔ میں خود قادیان میں تھا۔ اطلاع ملنے پر میں ۸۸/۸/۱۳ کو دہلی پہنچا۔ عزیز حامد احمد سلمہٗ نے بذریعہ ٹیلیفون اپنے چھوٹے بھائی عزیز عابد احمد کو لنڈن اطلاع کر دی اور عزیز عابد احمد نے اپنی دونوں بہنوں کو ناروے اور کراچی اطلاع کر دی۔ الحمد للہ تدفین سے قبل عزیز عابد احمد ناصر لنڈن سے اور عزیزہ طاہرہ سلمہا ناروے سے دہلی پہنچ گئے جبکہ عزیزہ ناصرہ سلمہا ویزا کی مشکلات کی وجہ سے تدفین سے قبل نہ آسکیں۔ اور وہ ۸۸/۸/۱۹ کو دہلی پہنچ سکیں۔

مؤرخہ ۸۸/۸/۱۷ کو رات ۲ بجے مرحومہ کا جنازہ لے کر ہم دہلی سے روانہ ہوئے اور ۱/۲ ۱ بجے بوقت ظہر قادیان پہنچ گئے۔ بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

میں جماعت احمدیہ دہلی کے بھائیوں اور بہنوں کا بھی بیحد شکر گذار ہوں جو وفات کی اطلاع ملتے ہی غریب خانہ پر پہنچ گئے۔ عزیز حامد احمد سلمہٗ سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے علاوہ تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں ہر طرح کا تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: غمزدہ

بشیر احمد دہلوی (مقیم دہلی)

ولادتیں

(۱) مکرم ڈاکٹر سید فیروز الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سید محی الدین تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کا نواسہ اور مکرم سید بدرالدین صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب نے اعانت بدر میں دس روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً (ادارہ)

(۲) ـ برادرم نسبتی مکرم نعیم احمد صاحب طاہر کو اللہ تعالیٰ نے ۸۸/۸/۱۲ بروز جمعہ لڑکی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "صبیحہ" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین بدر سے بچی اور زچہ کی صحت و تندرستی اور بچی کے نیک، صالح و خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نومولودہ مکرم غلام نادر صاحب درویش کی پوتی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر نومولودہ کے والد صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ خاکسار عبدالمومن راشد مبلغ سلسلہ

منقولات

احمدیوں کا جلسہ سالانہ

پاکستانی احمدیوں کو کُلیۃً انسانی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے

لندن کے ASIAN TIMES۔ لندن ترجمہ از انگریزی مندرجہ ذیل سطور میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی تصویر بر موقعہ خطاب جلسہ سالانہ لندن اور جلسہ گاہ اور سامعین کی الگ تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں جس میں مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ یہ ہفتہ وار اخبار بڑا مشہور اخبار ہے جو لندن کے علاوہ کینیڈا وغیرہ دوسرے ممالک سے بھی شائع ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

جماعتِ احمدیہ انگلستان کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ اسلام آباد ٹلفورڈ (سابق SHEEPHATCH SCHOOL) میں گذشتہ ہفتہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں دُنیا کے 54 ممالک سے آٹھ ہزار سے زائد لوگ شریک ہوئے۔ اس جلسہ کے لئے بہت وسیع احاطہ تیار کیا گیا تھا۔ اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے رہائش اور طعام کی سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والی معزز شخصیات میں سے PHYSICS میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، ویورلی WAVERLEY کی ڈپٹی میئر ورجینیا بوٹملی (VIRGINIA BOTTOMLEY) ایم پی اور مغربی لندن کے HOUNSLOW COUNCIL کے سینئر ممبران شامل تھے۔

محترمہ بوٹملی BOTTOMLEY نے جماعتِ احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے لوگوں کو مذہب کی ضرورت کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ جماعتِ احمدیہ کا پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE سارے دُنیا کی بھلائی کے لئے ہے۔

اس جلسہ کے خصوصی مقرر عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب تھے۔ انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ جلسہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں خاص مقام رکھتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ شروع سے ہی جماعتِ احمدیہ کے مخالف اس کے خلاف گندہ سراسر بے بنیاد اور جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان کے حکمران اور ان کے چیلے اس امن پسند جماعت کے خلاف پروپیگنڈہ میں پوری طرح ملوث ہیں۔ اور پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو کُلیۃً انسانی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔

(بشکریہ ایشین ٹائمز لندن ۱۲ تا ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

حادثہ کے بارے متضاد خبریں۔ مرنیوالوں کی تعداد ۲۹ بتائی۔ ۱۱ پاکستانی جرنیل سوار تھے

بہاولپور ۱۸ اگست (یو این آئی) جائے حادثہ پر ہوائی جہاز کے بکھرے ہوئے ملبہ میں سے پاکستان جنرل ضیاء الحق اور امریکی سفیر آرنلڈ ریفل کی لاشیں مل گئی ہیں۔ سینچر وار کو فوجی قبرستان راولپنڈی میں فوجی سمان کے ساتھ انہیں سپرد خاک کر دیا جائے گا۔ جلوس جنازہ تقریباً ۲ بجے شروع ہوگا۔ شام تک لاش تلاش نہیں کر سکے تھے۔ کیونکہ دھماکہ اس قدر زبردست تھا کہ لاش کے بہت سے ٹکڑے ہو گئے۔ اس حادثہ میں ۲۹ دیگر افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سے پہلے پاکستان سرکار نے ۳۷ افسران کی تعداد بتائی تھی۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق جنرل ضیاء سی-130 ہرکولیس ٹرانسپورٹ جہاز پرواز کے دوران دھماکہ سے تباہ ہوا مگر ریڈیو پاکستان نے اس کے برعکس خبر دی ہے اس نے کہا ہے کہ جہاز میں ۱۱ پاکستانی جرنیل بھی سوار تھے۔ جہاز میں پہلے آگ لگی اور بعد میں وہ پھٹ گیا۔ ہوائی جہاز کے دھماکہ کے بعد سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے۔

اس حادثہ کے بارے متضاد خبریں مل رہی ہیں پاکستان کے اردو اخبارات نے لکھا ہے کہ جہاز میں صدر ضیاء، امریکن سفیر، ایک امریکن جرنیل، اور ۱۱ پاکستانی جرنیل سوار تھے۔ یہ دھماکہ سے اُڑنے سے پہلے ناک کے بل سیدھا ایک کپاس کے کھیت میں گرا پاکستانی فوجوں کا چیف جنرل مرزا اسلم بیگ جو باقی دفعہ صدر کے ہمراہ بہاولپور گیا تھا نے بتایا کہ جہاز پرواز کے دوران ہی دھماکہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ جنرل بیگ نے کہا کہ وہ ایک چھوٹے فوجی جہاز میں پرواز کر رہا تھا کیونکہ اس نے کچھ دیگر مقامات کا بھی معائنہ کرنا تھا۔ وہ جنرل ضیاء کے جہاز کے سگنل وصول کر رہے تھے مگر اچانک یہ سگنل آنے بند ہو گئے اور انہوں نے دیکھا کہ جہاز ہوا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔ ایئر فورس کے سابق چیف ایئر مارشل اصغر خان نے بھی اسے تخریب کاری کی کارروائی قرار دیا ہے۔

ہوائی افسران کی ٹیم باقی لاشوں کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ ایک بریگیڈیئر زیدی نے بتایا کہ ہوائی جہاز کا زیادہ ملبہ ۵۰۰ میٹر کے دائرہ میں بکھرا ہوا ہے۔ اگر یہ ہوا میں دھماکہ ہوتا تو تمام ملبہ ایک جگہ پڑا ہوتا۔ زیدی نے کہا کہ یہ جانچ ایک دن میں بھی مکمل ہو سکتی ہے۔ مگر پتہ نہیں کہ اسے کب عوامی بتایا جائے گا۔ جائے حادثہ کی طرف جانیوالوں میں سے کچھ زار و قطار روتے ہوئے جا رہے تھے۔ ہلاک شدگان میں صدر کے علاوہ پاکستان میں امریکی سفیر اور پاکستان کے کئی اعلیٰ فوجی افسر شامل تھے۔ یہ لوگ بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی آ رہے تھے۔ رپورٹ نے بتایا کہ پاکستانی ایئر فورس کے ماہرین کی ایک ٹیم بلیک بکس کی تلاش میں جائے حادثہ پر پہنچ گئی ہے۔ بلیک باکس میں ہوائی جہاز کی پرواز سے متعلق تمام ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ ضیاء بہاولپور میں ایم-1 ٹینک کا مظاہرہ دیکھنے کے لئے گئے تھے جسے پاکستان امریکہ سے خریدنے کا پلان بنا رہا تھا۔

ریڈیو پاکستان نے بتایا کہ جائے حادثہ سے کچھ لاشیں مل گئی ہیں اور ان میں سے کچھ کی شناخت کی جا رہی ہے۔ شام کو جنرل ضیاء کی لاش اسلام آباد لے جائی گئی۔

نئی دہلی ۱۸ اگست (ڈی پی اے۔ رائٹر۔ اے ایف پی) بی بی سی کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی بہاولپور کے قریب ہوائی حادثہ میں ہلاکت پر ملک کے سب سے بڑے شہر کراچی میں لوگوں نے جشن منائے۔ لوگوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ اور لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے دیکھے گئے۔ نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے اعلیٰ سرکاری حلقے واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک تخریبی کارروائی ہے۔ اور اس سازش میں کچھ اعلیٰ حلقوں کے ملوث ہونے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ حادثہ شام ۴ بج کر ۲۰ منٹ (پاکستانی ٹائم) پر ہوا۔ اس خبر کو دبائے رکھا گیا۔ تین گھنٹے بعد اعلان کیا گیا کہ ایک ہوائی جہاز تباہ ہو گیا ہے۔ اور اس میں سوار کچھ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ رات ۸ بجے ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ جنرل ضیاء الحق اور کچھ دیگر فوجی جنرل مارے گئے ہیں۔ سرکار نے اس ہوائی حادثہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ سیاسی حلقوں کو شبہ ہے کہ اس حادثہ کے پیچھے افغان باغیوں کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ جو پاک مجاہدین کے خلاف لڑ رہے ہیں سرحد کے اس پار سے آمدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جب ریڈیو پر اعلان کیا گیا کہ بہاولپور کے قریب ایک ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آیا ہے۔ تو لاہور کے لوگ حیران رہ گئے جب انہیں پتہ چلا کہ جنرل ضیاء الحق مارے گئے ہیں تو انہوں نے سکھ کا سانس لیا مرزا اسلم بیگ کو پاکستان کی فوج کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو نیا ڈھانچہ بنے گا اس میں پاکستان کی تینوں سینا‌ؤں کو شامل کرنا ناگزیر ہے۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء)

جسم جل چکا تھا

روایت یہ ہے کہ صرف میت دفن کی جاتی ہے تابوت نہیں۔ اور آخری رخصت چہرہ دکھایا جاتا ہے۔ مگر ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ جنرل ضیاء کا جسم بُری طرح جل چکا تھا۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء)

بدر کی اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے! (مینیجر بدر)

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت سال ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء کیلئے کتاب "ضرورۃ الامام" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقرر کی گئی ہے جملہ مبلغین و معلمین کرام صدر صاحبان و عہدیداران جماعت سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امتحان کی اہمیت بتا کر امیدواران کی فہرست جلد نظارت ھذا میں بھجوائیں گے اس امتحان کی تاریخ ۲۵ ستمبر بروز اتوار مقرر کی گئی ہے مذکورہ کتاب شعبہ نشر و اشاعت سے صرف ۲/- روپے فی نسخہ مل سکتی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار "بدر" کی توسیع اشاعت

نمائندہ "بدر" کا دورہ

احباب جماعت کو علم ہے کہ ہفت روزہ اخبار "بدر" سلسلہ کا ایک آرگن اور ترجمان ہے۔ (اس میں) دینی و علمی مضامین کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات و ارشادات سلسلہ کی تبلیغی و تربیتی رپورٹ اور مرکزی تحریکات و اعلانات شائع ہوتے ہیں اس لئے اس جماعتی آرگن اور ترجمان کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا جماعتی فریضہ ہے آپ خود اسکے خریدار بنیں۔ دوسروں کو اس کے خریدار بنائیں اور بروقت سالانہ چندہ ادا کریں۔ اور اگر چندہ میں سے آپ کے ذمہ کچھ باقی ہے اُسکو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اخبار بدر کی ترقی، اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد کو یکم ستمبر ۸۸ء کو کشمیر کی جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب سے اُمید ہے کہ وہ اُن سے پورا پورا تعاون کریں گے تاکہ اس مالی دورہ کے خوشکن نتائج ظاہر ہوں اور آپ کا اپنا اخبار بدر نہ صرف جاری رہے بلکہ اس کی طباعت و اشاعت کا معیار بھی بلند ہو۔

صدر نگران بورڈ "بدر" قادیان

دورہ نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ برائے علاقہ کشمیر

جملہ قائدین کرام صوبہ کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۸۸-۹-۱ سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ چندہ جات مجالس و مشکوٰۃ و اعانت مشکوٰۃ کی وصولی کے لئے دورہ کریں گے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ اس سلسلہ میں تفصیلی چٹھیاں مجالس کو لکھی جا چکی ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت و نعم البدل

(۱) مکرم ایجاب الحق صاحب نیکال (اڑیسہ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کے والد صاحب مکرم ثناء اللہ صاحب عرف ولٹی ۸۸-۸-۲ کو بعمر ۸۵ سال رحلت فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نیکال کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے مسجد احمدیہ نیکال کے لئے مرحوم نے کچھ زمین بھی دی تھی چھ بیٹے اور دو بیٹیاں مرحوم کی یادگار ہیں۔ مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲)۔ مکرم عارف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کے پھوپھا محترم عبد الجبار صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ۲۷ جولائی کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پانچ بیٹیاں دو بیٹے مرحوم کی یادگار ہیں ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے سوا باقی سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کی مغفرت جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۳)۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ ڈھینکانال سے تحریر فرماتی ہیں کہ موصوفہ کے بہنوئی مکرم علی خان صاحب کیرنگ میں ۸ جولائی کو وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ میری بہن اس صدمہ سے بہت پریشان اور بیمار ہیں اُن کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۴)۔ مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سملیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۴ جولائی کو اُن کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو چار گھنٹے زندہ رہ کر وفات پا گیا۔ دونوں میاں بیوی کو صبر جمیل کی توفیق پانے اور نعم البدل کے لئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۵)۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نیکال تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کی بیٹی امۃ الشکور ساڑھے تین ماہ کی ہو کر وفات پا گئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ صبر و سکون کی توفیق پانے اور نعم البدل کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

منقولات:-

ضیاء کا دور تشدد سے شروع ہوا اور تشدد کے ساتھ ہی ختم ہوا

کراچی ۱۹ اگست (رپورٹر) پاکستان پیپلز پارٹی کی صدر مسز بے نظیر بھٹو نے آج کہا کہ صدر ضیاء الحق کی موت پر کوئی بھی سچا مسلمان خوشی نہیں منا سکتا ان کا دور تشدد کے ساتھ شروع ہوا اور تشدد کے ساتھ ہی ختم ہوا۔ انہوں نے مانگ کی کہ پاکستان میں ایک قومی حکومت قائم کی جائے جس کی نگرانی میں آزادانہ اور منصفانہ چناؤ کرائے جائیں۔ چناؤ پارٹی بنیادوں پر ہونے چاہئیں

مسز بھٹو نے کہا کہ جب بھی چناؤ ہوئے میری پارٹی یقیناً فتح حاصل کرے گی اُنھوں نے پاکستان کے نئے لیڈروں کو ہر طرح کے تعاون کی پیش کش کی مسز بھٹو نے قائمقام صدر کی اس بات کے لئے سراہنا کی کہ اُنہوں نے جنرل ضیاء کی موت کے بعد اقتدار سنبھالتے ہوئے نہایت ضبط سے کام لیا اُنھوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ آئین پر عمل کیا گیا ہے ورنہ سرکار مارشل لاء بھی لاگو کر سکتی تھی لیکن ایسا نہیں کیا گیا اُنہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو یقین ہے کہ وہ نومبر میں ہونے والے چناؤ میں جیت حاصل کرے گی۔ مسز بھٹو کے لہجے میں نرمی تھی۔ لیکن دن کے وقت انکی پاکستان پیپلز پارٹی نے جو قرارداد منظور کی تھی۔ اس کی بھاشا سخت تھی اس میں کہا گیا ہے کہ ضیاء ایک ایسا شخص تھا۔ جسے ملت کیلئے یاد رکھا جائیگا کہ اس نے اپنے ۱۱ سالہ دور حکومت کے بعد دیش کو

قرضوں، بھوک، بے روزگاری، استحصال، امتیاز، منشیات اور کورپشن کے سوا کچھ نہیں دیا۔"

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۰ اگست ۱۹۸۸ء)

اخبار "بدر" کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے (مینیجر)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں کا دورہ

مورخہ ۱۷ جولائی ۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش کے مشورہ کے مطابق خاکسار کے ہمراہ پانچ خدام نے ساحلی علاقوں کا تقریباً آٹھ سو کلو میٹر پر مشتمل جیپ کار کے ذریعہ دورہ کیا ۔ مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب ، مکرم سید ابرار احمد صاحب ، مکرم مجیب احمد صاحب شاہد ، عزیز رضوان احمد صاحب انصاری اور مکرم رشید احمد صاحب ڈرائیور شامل رہے ۔ اس دورہ میں سردار لوچن سنگھ صاحب سرکل انسپکٹر پولیس شوپل سے تفصیلی ملاقات کی ۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا ۔ اور نگفور کی جماعت کے نومبائعین سے مل کر انہیں جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور دنیا میں جس رنگ میں احمدی صبر و ثبات کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس سے آگاہ کیا گیا ۔ ان کے گھروں میں پہنچ کر ان کے حالات دریافت کئے گئے ۔ مورخہ یکم اگست کو جماعت احمدیہ ایک جلسہ نگفور میں کرنے والی ہے اس کے جملہ انتظامات پر اس وفد نے بغور خوض کیا اور موقع دیکھا گیا نیز اس مقام کے صدر منڈل جو معزز ہندو دوست ہیں ان کو احمدیت سے متعارف کروایا گیا ۔ نیز حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا ۔ انہوں نے ہر ممکن تعاون دینے کا یقین دلایا ۔ بلکہ معزز احمدی مہمانوں کے لئے اور ان کی کاروں اور جیپوں کے لئے اپنا ایک گھر دینے کی خواہش کی کہ آپ کے آنے تک ہم بجلی کا بھی انتظام کر دیں گے ۔ تاکہ آپ کو پریشانی نہ ہو ۔ اس وقت وہاں پر مکرم عبد النبی صاحب سیکرٹری مال ، مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر ، مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق جملہ امور انجام دے رہے ہیں ۔ اس دورے کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ۔ مکرم سیٹھ محمد بشیر صاحب قائد علاقائی نے ہر ممکن تعاون دیا ۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کو بہتر نتائج سے سرفراز فرمائے ۔

خاکسار : حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ

کھجوری پاڑا ضلع پھولبانی میں ایک تبلیغی جلسہ

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ بھبنیشور سے تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۹/۶/۸۸ کو کھجوری پاڑا میں ایک شادی کے موقع پر تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا ۔ کیرنگ ۔ نیاگڑھ ۔ دانیکا گوڑہ سے دو صد احمدی احباب اس شادی میں شریک ہوئے ۔ چنانچہ شام ۱/۲ ۶ بجے خاکسار نے نماز مغرب و عشاء پڑھائی ۔ اس موقع پر کثرت سے ہندو احباب جمع ہو کر اسلامی نماز دیکھ کر خوش ہوئے ۔ بعد نماز مکرم انیس الرحمن خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی ۔ اس موقع پر چار صد سے زائد ہندو احباب کو مدعو کیا گیا تھا ۔ تلاوت مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم نے کی ۔ مکرم حنیف خان صاحب نے اڑیہ نظم پڑھی ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے اڑیہ زبان میں تقاریر کیں ۔ مکرم ماسٹر اشتیاق احمد صاحب ۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم ۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم اور مکرم احسان الحق خان صاحب ۔ آخر میں قیوم خان صاحب نے اڑیہ نظم پڑھی ۔ اس علاقہ میں یہ ہمارا پہلا جلسہ تھا ۔ اس لئے کافی تعداد میں ہندو بھائیوں نے ہماری تقاریر کو غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے ۔ مکرم .... نے بھی

سرپنچ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اس کارروائی کو خوب سراہا اور خوشی کا اظہار کیا ۔ اور وعدہ کیا کہ آئندہ اچھا موقعہ دیکھ کر جلسہ کا انتظام کیا جائے گا ۔ اور علاقہ کے لوگوں کو جمع کیا جائے گا ۔ موصوف نے کہا کہ ہندو مسلم ہم دو بھائی ہیں ۔ ہم کو آپس میں مل جل کر رہنا ہے ۔ اور آپس میں پیار و محبت بڑھانا ہے ۔ آخر میں مکرم انیس الرحمن خان صاحب نے دعا کروائی ۔ اور خدام کی طرف سے کافی تعداد میں لٹریچر اور فولڈرز اڑیہ زبان میں تقسیم کئے گئے ۔

جلسہ کے بعد مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب نے ایک نکاح بھی پڑھایا ۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو نتیجہ خیز بنا دے ۔ آمین ۔

ساتواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مدراس

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس تحریر فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ مدراس کو ساتواں سالانہ اجتماع منانے کی توفیق ملی ۔ الحمد للہ ۔

مورخہ ۲/۷ بمقام مشن ہاؤس صبح ۱۰ بجے اجتماع کا پروگرام عمل میں آیا ۔ پہلے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے قرآن مجید کا درس تامل اور اردو میں دیا ۔ بعد ازاں محترمہ طاہرہ کمال الدین صاحبہ کی زیر صدارت ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام عمل میں آیا ۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے کی اور محترمہ ظہور النساء بیگم صاحبہ نے حمد سنائی ۔

بعد اس کے ناصرات کے مقابلے شروع ہو گئے ۔ قرآن کریم ، حدیث ، نظم اور تقریری مقابلے ہوئے ۔ مقابلہ میں مندرجہ ذیل ممبرات شامل ہوئیں ۔ رحمت النساء بیگم ۔ شاہدہ خاتون ۔ نورینہ قیوم ۔ مبشرہ صالح ۔ طاہرہ حمیدہ ۔ ثمین عزیز ۔ عالیہ قیصر ۔ منصورہ شریف ۔ نصرت جلیل ۔ [illegible] ناز یہ خلیل ۔ حسینہ حبیب ۔ مبینہ حبیب ۔ مبارکہ حسن ابراہیم ۔ آمنہ قیصر ۔ فاطمہ اسمٰعیل ۔ مہر النساء ناصر ۔ رضیہ خلیل ۔ رضوانہ قادر ۔ مریم اسمٰعیل ۔ عرفانہ شفاعت ۔ نصرت محمد ۔ رفیعہ رفیق اور حلیمہ نور الدین نے مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں ۔

اڑھائی بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ کا پروگرام عمل میں آیا ۔ جلسہ کی صدارت محترمہ جمیلہ بی امیران شاہ صاحبہ نے کی ۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے کی اور نظم محترمہ ظہور النساء بیگم صاحبہ نے پڑھی اور حدیث ۔ نظم خوانی اور تقاریر کا پروگرام شروع ہوا ۔ ان میں مندرجہ ذیل ممبرات نے حصہ لیا :- محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ۔ ثمینہ جعفری صاحبہ ۔ رضیہ زیتون بی صاحبہ ۔ نور جہاں بیگم صاحبہ ۔ وحیدہ الرب صاحبہ ۔ طاہرہ احمد صاحبہ ۔ زیتون بی صاحبہ ۔ غوثیہ ظفر صاحبہ ۔ چراغ بی صاحبہ ۔ نصرت جہاں امان ۔ طاہرہ حسن ابراہیم ۔ ناصرہ حبیب ۔ ثریا نصیر ۔ ہاجرہ وسیم ۔ حسینہ نصیر ۔ ناصرہ فہیمہ ۔ امۃ الحبیب ۔ شکیلہ پروین شفاعت ۔ فہیمہ عمر ۔ مسیحا شمری ۔ غنچہ انکبری ۔ شاہدہ پروین ۔ امۃ الرشید خلیل ۔ صائمہ منصور ۔ فریدہ حمیدہ ۔ زکیہ حسن ابراہیم ۔ محمودہ نصر ۔ مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کی حاضری ۸۰ تھی ۔ اور باہر کی جماعت سے دو بہنیں آئی ہوئی تھیں ۔ بہت اچھا اثر قائم رہا ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس سے زیادہ کامیاب اجتماع منانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

یوم امہات لجنہ اماء اللہ بنگلور

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ مورخہ ۲۸/۶/۸۸ بروز اتوار بمقام دار الفضل جلسہ برائے یوم امہات منعقد کیا گیا ۔ الحمد للہ ۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے و نظم کے بعد محترمہ وسیم النساء صاحبہ نے

تربیت اولاد پر مضمون پڑھا۔ محترمہ نسرین ظفر نے اخبارات بدر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد محترمہ منہاج بیگم صاحبہ نے مضمون والدین کے حقوق بچوں پر "سنایا۔ نظم عائشہ صدیقہ صاحبہ نے سنائی۔ مضمون نماز کن چیزوں کو دور کرتی ہے۔" محترمہ مسرت اقبال صاحبہ نے سنایا۔ مضمون بچوں کی تربیت سب سے اہم فریضہ ہے، محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے سنایا۔ وقت کی پابندی اور نماز کی پابندی مضمون پر محترمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ نے روشنی ڈالی۔ بعدہ خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں چند نصائح کیں۔ اور دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

~~~ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۳ جون کو حیدرآباد کے تین خدام نے جماعت اسلامی کے علماء کے ساتھ وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ کیا۔ اسی دوران چند لوگوں نے احمدیوں پر تشدد بھی کیا۔ جس پر مباحثہ دوسرے وقت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ چنانچہ مقررہ وقت پر مسلسل اڑھائی گھنٹے تک مسئلہ ختم نبوت پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ بعض لوگ احمدیت کے دلائل سے متاثر ہوئے اور انہوں نے خدام کو تبادلہ خیالات کے لئے مدعو کیا۔ آخر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

سکندرآباد میں لجنہ اماء اللہ کا ہفتہ تربیت

مکرمہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد لکھتی ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ تیسری سہ ماہی میں بھی لجنہ اماء اللہ سکندرآباد وحلقہ ملک نما کو ہفتہ تربیت منانے کا موقعہ ملا۔ دوران ہفتہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ویڈیو کیسٹ بھی دکھائی گئی۔ کیسٹ دیکھ کر ایک ہندو خاتون بہت متاثر ہوئیں۔ اور کہا کہ حضور کا چہرۂ مبارک کتنا نورانی و مقدس ہے۔

مورخہ ۲۶ جون ۸۸ء کو الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں زیر صدارت محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ بشارت فاطمہ ملک نما کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ نے نماز کے متعلق احادیث پڑھ کر سنائیں۔ محترمہ حمیدہ احسان صاحبہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عزیزہ عفت سلطانہ صاحبہ نے "پیارے رسول کی پیاری باتیں" اور عزیزہ نزہت فاطمہ نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار نے "خلفاء کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح انبیاء کی اطاعت" مضمون پڑھا۔ بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء کے موقعہ پر احمدی خواتین سے بصیرت افروز آخری خطاب پڑھ کر سنایا اور تربیت اولاد، برکات خلافت واہمیت چندہ اور دعا کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر پر جملہ حاضرات کا شکریہ ادا کیا اور دعا کرائی۔ دوران جلسہ محترمہ اختر سلطانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔

پینگاڈی (کیرلہ) میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم خلافت

مکرمہ بی طاہرہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پینگاڈی تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۸ مئی ۸۸ء کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد احادیث پڑھ کر سنائی گئیں۔ اور خلافت سے متعلق مختلف مضامین اور نظمیں پڑھی گئیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

~~~ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کی رپورٹ کافی تاخیر سے پہنچی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ رمضان المبارک میں درس و تدریس، نماز تراویح اور نماز تہجد اور مستحقین کی امداد کا اجتماعی اور انفرادی طور پر خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ اور اسی ماہ مبارک میں ضلع اننت ناگ (اسلام آباد) اور ملوامہ میں مقامی مبلغ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور کی زیر سرکردگی تبلیغ بھی احسن رنگ میں کی گئی۔ قواعد عمل بھی منایا گیا۔ عید الفطر

کی نماز میں بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آل انڈیا ریڈیو بھاگلپور سے احمدی مبلغ کی دو تقاریر

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے اس عاجز کو دو مرتبہ مقامی ریڈیو سٹیشن پر تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک تقریر خاکسار کی بعنوان "قومی یکجہتی" ۱۳ جون کو نشر ہوئی۔ دوسری تقریر بعنوان "عید الاضحی کی اہمیت" بروز عید ساڑھے بارہ بجے دن نشر ہوئی۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے عید کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ الحمد للہ کہ دونوں تقاریر مفید رہیں۔ عوام نے ان کو بہت پسند کیا۔ کیونکہ کچھ دنوں بعد بہت سے غیر از جماعت احباب کے خطوط ریڈیو سے ایسے نشر کئے گئے جن میں ان تقاریر کو پسند کیا گیا تھا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲ اگست کو مسجد احمدیہ بھاگلپور میں زیر صدارت مکرم شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعدہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوانات پر دو تقاریر ہوئیں۔ آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا چیلنج مباہلہ بھی پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

~~~ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰ جولائی کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی محترم صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد۔ وفات مسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فیضان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ اور صدر محترم نے بصیرت افروز تقاریر پیش کیں۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

ولادت

مکرم شاہ ناصر احمد صاحب گیا بہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو ۲۹ جولائی کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچہ و زچہ کی صحت و سلامتی اور بچی کی درازی عمر نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ ادارہ

قبول احمدیت میں ہمارا استقلال پیدا کیجئے! (بقیہ صفحہ ۹)

و زندگی اور موت کی سرحدیں بالکل قریب آ گئی ہیں۔ ان نازک ترین لمحات میں ہم سب بہن بھائی اور عزیز، سراپا التجا بن کر اپنے مالک حقیقی سے دردبھرے دل سے دعا کر رہے تھے کہ یا الٰہی! ہماری اس قابل رحم ہستی کو کچھ اور مہلت دیدے۔ موت کا مزا تو ایک نہ ایک دن سب نے چکھنا ہی ہے لیکن ابھی ہم کو اس ہستی کی ٹھنڈی، میٹھی اور بابرکت شفقتوں کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب فرشتہ اجل آ جاتا ہے تو کسی کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ میں نے فوراً وضو کیا اور سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی۔ والدہ کبھی میری طرف دیکھ لیتیں۔ کبھی غنودگی طاری ہو جاتی مگر آنکھیں آنسوؤں سے لبریز رہتیں۔ بالآخر عشاء کی نماز کے بعد ان کی پاک روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔ اس طرح ہماری پیاری والدہ احمدیت قبول کرنے کے صرف تین سال بعد اپنی اولاد کو احمدیت کی مقدس آغوش میں دے کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملیں۔ ان کو اگلے روز کوٹ اللہ دین کے قریب قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ مرحمت فرمائے۔ آمین۔
~~~

بقیہ اداریہ صفحہ ۷

ارکانِ اسلام کی توہین و تکذیب کو شامل کر لیا گیا گویا مخالفین کے نزدیک اس وقت تک تکذیب ادھوری رہے گی جب تک ارکانِ اسلام کی ساتھ توہین و تکذیب نہ کی جائے اور یا لخصوص کلمہ طیبہ کو مٹانے اور توہین کرنے کو زیادہ اہمیت دی گئی کیونکہ یہ اسلام کی بنیاد ہے۔ اور اس طرح مکذبین اور مکفرین نے بزبانِ حال احمدیت کو حقیقی اسلام تسلیم کر لیا کیونکہ مکذبین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب اس وقت تک مکمل نہیں ہو گی جب تک ساتھ ارکان اسلام کی تکذیب نہ کی جائے۔ فتدبروا یا اولی الالباب۔

خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے (در ثمین)

(عبد الحق فضل)

درخواست ہائے دعا

مکرم سید محمد یوسف الدین صاحب کمزوری کی وجہ سے گر گئے ہیں اور گھٹنوں پر چوٹ آئی ہے۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ کامل شفا پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امیر مقامی)

○ خاکسار کے بھانجے عزیز امتیاز احمد کریں ... مسوڑھے ... سبب بہت تکلیف رہتی ہے جن کو سری نگر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق علاج ہو رہا ہے۔ عزیز کی شفا یابی کے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب سے درخواستِ دعا ہے (اسا مک احمد محلہ قادیان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475
RESI:- 273903 } CALCUTTA-700073

AUTHORISED JEEP JOBBERS FARIS
AUTHORISED DISTRIBUTORS AMBASSADOR TREKKER BEDFORD ...
AUTHORISED DEALERS

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

28-6222
38-1652 ٹیلیفون نمبرز

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک بسیں، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

رائچوری الیکٹریکلز (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT

PLOT NO-6 GROUND FLOORE OLD-CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY-400099

PHONE { OFFICE:- 6343179
RESI:- 629339

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARDBOARD BOX MFG-CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15. PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:

نور شید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر: ۶۲۹۲۲۳

"عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو اور نمازیں پڑھو"

(ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS,

106 SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONE { 76360
74350

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ ۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :۔ کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، ایسٹ کوسٹ، جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔۔۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :۔ 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا :۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز اینڈ جے این انٹرپرائسز

NO, 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BAGALORE - 560002.
PHONE:- 228666

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"۔ (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس ۔۔۔ کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد ۔ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس ۔۔۔ انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد ۔ (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش :۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE 670001 PHONE, NO, 4-4-93

HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)
PHONE No - 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders,

WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS

SHOE MARKET

NAYAPUL HYDERABAD - 500002
PHONE No - 522860

قرآن شریف اپنے عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ :۔

نمبر ۲۳/۲/۲/۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۲۹۱۴۲

"خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ"

(الحکم ۱۳ اگست ۱۹۰۲ء)

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :۔ آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور رگینوس کے جوتے!